بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 39

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک: 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 محرم 1441 ہجری قمری ● 26 تبوک 1398 ہجری شمسی ● 26 ستمبر 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ سُنَنٌ ۙ
فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ
فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ
عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ○
(آل عمران:138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں۔ پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 ستمبر 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

عقلمند وہ ہے جو نبی کو شناخت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کو شناخت کرتا ہے
اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں

خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانش مندی نہیں۔ وہ اپنی ماہیت نہیں جانتا اور سمجھتا اور آسمانی باتوں پر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ؎

تو کار زمیں رانکو ساختی   کہ با آسماں نیز پرداختی

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ (البقرۃ:33) کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں۔ آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آئے ہیں۔ چاند ہر روز دُھلا دُھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جائے۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو۔ اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے۔ تو نکمی اور ناقص سمجھی جائے گی۔ لیکن خدائے تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔ انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے، برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں۔ بچے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے اور چلا جائے گا مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کی نہیں ہوتی۔ کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذات الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا مقصد

اسلام کا خدا بڑا طاقتور خدا ہے۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا ہے اس کی طاقتوں پر اعتراض کرے۔ انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دیئے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ انسانی تجارب شناخت نہیں کر سکتے اور جب انسان ان خارق عادت امور کو دیکھتا ہے تو ایک بار تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن اگر اپنی عقل کا ادعا کرے اور تفہیم الٰہی کے کوچے میں قدم نہ رکھے تو دونوں طرف سے راہ بند ہو جاتی ہے۔ ایک طرف معجزات کا انکار، دوسری طرف عقل خام کا ادعا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان دقیق در دقیق کنہ کے دریافت کرنے کی فکر میں وہ نادان انسان لگ جاتا ہے جو معجزات کی تہ میں ہے اور جس کی فلاسفی زمینی عقل اور سطحی خیالات پر نہیں کھل سکتی۔ اس سے وہ انکار کی طرف رجوع کرتے کرتے نبوت کے نفس کا ہی منکر ہو جاتا ہے اور شکوک اور وساوس کا ایک بہت سا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے جو اس کی شقاوت کا موجب ہو کر رہتا ہے۔ کبھی یہ کہہ دیتا ہے کہ یہ بھی ہمارے جیسا ایک آدمی ہے جو کھاتا پیتا اور حوائج انسانی رکھتا ہے۔ اس کی طاقتیں ہم سے کیونکر بڑھ سکتی ہیں؟ اس کی طاقتوں میں روحانیت کی قوت اور دعاؤں میں استجابت کا اثر کیونکر خاص طور پر آ جائے گا؟ افسوس! اس قسم کی باتیں بناتے اور اعتراض کرتے ہیں۔ جس کے سبب جیسا میں نے ابھی کہا نفس نبوت کا انکار کر دیتے ہیں۔ سوچنے اور سمجھنے کا مقام ہے کہ معمولی طور پر تو مانتے نہیں اور غیر معمولی طور پر اعتراض کرتے ہیں۔ اب یہ عمداً اور صریحاً انبیاء علیہم السلام کے وجود کا انکار نہیں تو کیا ہے۔ کیا انہی عقلوں اور دانشوں پر ناز ہے کہ فلاسفر کہلا کر دہریہ یا بت پرست ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مخفی طاقتیں کبھی الہام اور وحی کے سوا اپنا کرشمہ نہیں دکھا سکتیں۔ وہ وحی اور الہام ہی کے رنگ میں نظر آتی ہیں۔

عقلمند وہ ہے جو نبی کو شناخت کرتا ہے

یہ خدائے تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمانیت کا تقاضا ہے کہ اس نے دنیا میں اپنے نبی بھیجے۔ عقلمند وہ ہے جو نبی کو شناخت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کو شناخت کرتا ہے اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم ہے۔ اور جو ولی کو شناخت کرتا ہے وہ نبی کو شناخت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ نبی الوہیت کے لئے بطور ایک میخ آہنی کے ہے اور ولی نبی کے لئے۔ اب ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو سال پہلے اس سلسلہ کو دنیا میں ظاہر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ظاہر کیا لیکن آج تیرہ سو سال بعد اور اس وقت کہ چودھویں صدی کے بھی پندرہ سال گزر گئے۔ اس کو آریوں، برہموؤں، طبیعیوں اور دہریوں یا عیسائیوں کے سامنے بیان کرو تو وہ ہنس دیتے ہیں اور تمسخر میں اڑا دیتے ہیں۔ ایسی مصیبت کے وقت میں کہ ایک طرف علوم جدیدہ کی روشنی، دوسری طرف طبیعتوں میں ایک خاص انقلاب پیدا ہو جانے کے بعد مختلف فرقوں اور مذہبوں کی کثرت ہے ان امور کا پیش کرنا اور لوگوں سے منوانا بہت ہی پیچیدہ بات ہو گئی تھی اور اسلام اور اس کی باتیں ایک قصہ کہانی سمجھی جانے لگی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جو اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کا وعدہ دے کر قرآن اور اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچا لیا اور فتنہ میں پڑنے نہ دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر ثبوت نہ ملے تو یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جیسا انسانی طبائع کا خاصہ ہے کہ وہ بدظنی کی طرف جھٹ رجوع کر لیتی ہیں تو اندرونی طور پر ہی لوگ ایک قصہ کہانی سمجھ کر قرآن اور اسلام سے دستبردار ہو جاتے۔ مثلاً دیکھو۔ اگر اندر کھڑکا ہو تو باہر والا خواہ مخواہ خیال کرے گا کہ اندر کوئی آدمی ضرور ہے مگر وہ جب دو چار دن تک دیکھتا ہے کہ اندر سے کوئی نہیں نکلا تو پھر اس کا خیال مبدّل ہونا شروع ہوتا ہے تو پھر بدوں اندر جانے کے ہی وہ سمجھ لیتا ہے کہ اگر انسان ہوتا تو اس کو کھانے پینے کی ضرورت پڑتی اور وہ ضرور باہر آتا۔ اگر نبوت کے انوار و برکات جو وحی ولایت کے رنگ میں آتے ہیں۔ اس فلاسفی اور روشنی کے زمانہ میں ظاہر نہ ہوتے تو مسلمانوں کے بچے مسلمانوں کے گھر میں رہ کر اسلام اور قرآن کو ایک قصہ کہانی اور داستان سمجھ لیتے اور اسلام سے ان کو کوئی واسطہ اور تعلق نہ رہتا۔ اس طرح پر گویا اسلام کو معدوم کرنے کا سلسلہ بندھ جاتا مگر نہیں! اللہ تعالیٰ کی غیرت، اس کا ایفائے وعدہ کا جوش کب ایسا ہونے دیتا تھا۔ جیسا کہ ابھی میں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 78 تا 81، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے

آج اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلامی تعلیم کے بارے میں غلط تاثر کو زائل کرنے کا کام
اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت کے سپرد کیا ہے، پس اس کیلئے ہر احمدی کو بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے

آج یہ ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں، خدا تعالیٰ کے حضور آنحضرت ﷺ کے اُسوے پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ سجدے کریں
جو صرف ہمارے ذاتی مقاصد کیلئے نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہوں، رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کیلئے ہوں
اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کیلئے ہوں، انسانیت کو اپنے پیدا کرنیوالے خدا کے قریب لانے کیلئے ہوں، دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے ہوں

رسول کریم ﷺ اپنے گھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام میں مدد فرماتے تھے، آپؐ کپڑے خود دھو لیتے تھے، گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے،
خود اونٹ کو باندھتے تھے، پانی لانے والے جانوروں کو خود چارہ ڈالتے تھے، بکری خود دوہتے تھے، اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے،
خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے حتی کہ اسکے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے تھے، بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے

جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ، تو خلق عظیم پر ہے

جلسہ سالانہ جرمنی 2019 سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

7رجولائی 2019ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پندرہ منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق 3 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر کے ممالک میں براہِ راست (Live) نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک کی جماعتوں نے اس مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر جرمنی، گیمبیا، چیچنیا، سیریا، رومانیہ، بلجیم، سینیگال، لبنان، گنی کوناکری، ازبکستان، ہالینڈ، ترکی، سربیا، کوسووو (Kosovo)، گھانا اور البانیا سے تعلق رکھنے والے 37/افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اور احباب جماعت نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کیے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق جرمنی کے صوبہ Thuringian سٹیٹ کی سیکرٹری فار کلچر و یورپ، ڈاکٹر Babette Winter نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ اسکے بعد ایک عرب سکالر ڈاکٹر محمد حبش صاحب نے جن کا تعلق سیریا سے ہے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔

حضور انور کے دستِ مبارک سے درج ذیل 53 خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کیے۔ ایوارڈ لینے والے ان 53 طلباء میں سے 41 کا تعلق جرمنی سے ہے جب کہ ایک کا پاکستان سے، ایک بلجیم سے، دو کا فن لینڈ سے، ایک کا ترکی سے، ایک کا سوئٹزرلینڈ سے، ایک لتھوانیا سے، دو کا سویڈن، ایک کا سپین سے، ایک کا بورکینا فاسو اور ایک کا بینن سے تھا۔

کلیم احمد سید (جرمنی) Specialization in Surgery
محمد محسن بھٹی (جرمنی) Specialization in Internal Medicine
عامر عمران (جرمنی) Specialization in General Surgery
ڈاکٹر معتمد احمد (جرمنی) Specialization in Internal Medicine
ڈاکٹر معتمد احمد (جرمنی) Ph.D in Medical
علی وجاہت (جرمنی) Ph.D in Dentistry
عبدالعظیم (جرمنی) Ph.D in Mechanical Engineering
عرفان احمد بھٹی (جرمنی) State Examination in Medicine
احمد رانا (جرمنی) State Examination in Medicine
ولید احمد خان ملک (جرمنی) M.A in Peace and Conflict Studies
کفیل ارشد (جرمنی) M.Sc in Electrical Engineering, Information Technology & Business Management

کلیم احمد شیخ (جرمنی) M.Sc in Chemistry
سجیل اسلم کاہلوں (جرمنی) M.Sc in Business Analystics
سمیع اللہ واہلہ (جرمنی) M.A in International Management
قاصد احمد (جرمنی) M.Sc in Applied Geo Science
وسیم احمد مرزا (جرمنی) MBA
مدثر شکیل (جرمنی) M.Sc in Electrical Engineering & Information Technology
حسن طارق (جرمنی) M.Sc in Management
مبشر احمد منہاس (جرمنی) M.Sc in Polymer Material Science
سفیر احمد (جرمنی) M.Sc in Power Engineering
دانش اقبال رانا (جرمنی) M.Sc in Agro Bio Technology
سہیل مقصود (جرمنی) M.Sc in Business Informatics
منیب عابد (جرمنی) M.Sc in Energy Science & Technology
طاہر محمود (جرمنی) M.Sc in Electrical Engineering

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اصحاب الصفہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے دیوانے ہیں کہ آپؐ کا دَر چھوڑنا نہیں چاہتے

’’خدا کی قسم! ایک یا دو مہینے سے اللہ کے رسول کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا‘‘

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتِ اقدس کو ہم میں شمار کرنے کیلئے ہمارے درمیان بیٹھ گئے آپؐ نے دستِ مبارک سے حلقہ بنا کر اشارہ کیا یعنی میں بھی تم میں سے ہی ہوں اور بیچ میں بیٹھ گئے‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبیؐ حضرت عُتبہ بن مسعود ھُذَلِی اور حضرت عُبادہ بن صَامِت رضی اللہ عنہما کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کی سیرت کے تناظر میں اصحابِ صُفہ کی قربانیوں اور ان کے مقام کا بیان، حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ کے حوالے سے اسلامی فتوحات کا مختصر تذکرہ

خلافت کی غیرت رکھنے والے، دین کو ترجیح دینے والے، اللہ پر توکل رکھنے والے، منکسر المزاج، شاعر، ادیب، اعلیٰ منتظم، ایک نڈر احمدی، محترم طاہر عارف صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 اگست 2019ء بمطابق 30 ظہور 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، سرے (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ -
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا پہلے ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عُتبہ بن مسعود ھُذَلیؓ۔

حضرت عُتبہ بن مسعود ھُذَلیؓ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپؓ قبیلہ بنو ھُذیل سے تھے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثالث صفحہ 563 ’’عُتبہ بن مسعود‘‘ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

حضرت عُتبہ بن مسعودؓ قبیلہ بنو زُھرہ کے حلیف تھے۔ آپؓ کے والد کا نام مسعود بن غافل تھا اور آپؓ کی والدہ کا نام اُمِّ عَبْد بنت عَبدِ وُدّ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ آپؓ مکے میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں آپؓ شامل تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 381 ’’عُتبہ بن مسعود‘‘ وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِی زھرۃ بن کلاب۔ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت عُتبہ بن مسعودؓ اصحابِ صُفّہ میں سے تھے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 5 صفحہ 1615 کتاب الھجرۃ، حدیث نمبر 4294 مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکۃ مکرمۃ الریاض 2000ء)

صفہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تواریخ سے تفصیل لے کر لکھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صُفّہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کے لیے تھا جو بے گھر بار تھے۔ ان کا کوئی گھر نہیں تھا۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور ’اصحاب الصفہ‘ کہلاتے تھے۔ ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعۂ معاش نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی خبر گیری فرماتے تھے اور جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ھدیہ وغیرہ آتا تھا یا گھر میں کچھ ہوتا تھا تو ان کا حصہ ضرور نکالتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات آپؐ خود فاقہ کرتے تھے اور جو کچھ گھر میں ہوتا تھا وہ اصحاب الصفہ کو بھجوا دیتے تھے۔ انصار بھی ان کی مہمانی میں حتی المقدور مصروف رہتے تھے اور ان کے لیے کھجوروں کے خوشے لا لا کر مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی حالت تنگ رہتی تھی اور بسا اوقات فاقے تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور یہ حالت کئی سال تک جاری رہی حتّٰی کہ کچھ تو مدینے کی آبادی کی وسعت کے نتیجے میں ان لوگوں کے لیے کام نکل آیا اور کچھ نہ کچھ مزدوری مل جاتی تھی اور کچھ قومی بیت المال سے ان کی امداد کی صورت پیدا ہوگئی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النّبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 270)

بہرحال ان لوگوں کے بارے میں دوسری جگہ مزید تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ یہ لوگ دن کو بارگاہِ نبوت میں حاضر رہتے اور حدیثیں سنتے۔ رات کو ایک چبوترے پر پڑے رہتے۔ عربی زبان میں چبوترے کو صُفہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر ان بزرگوں کو اصحابِ صفہ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کے پاس چادر اور تہ بند دونوں چیزیں کبھی ایک ساتھ جمع نہ ہوسکیں۔ چادر کو گلے سے اس طرح باندھ لیتے تھے کہ رانوں تک لٹک آتی تھی، کپڑے پورے نہیں ہوتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بزرگوں میں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اہلِ صفہ میں سے ستر اشخاص کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے، جسم پہ کپڑا لپیٹتے تھے تو وہ گھٹنوں سے اوپر مشکل سے پہنچتا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ معاش کا طریقہ یہ تھا کہ ان میں ایک ٹولی دن کو جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتی اور بیچ کر اپنے بھائیوں کے لیے کچھ کھانا مہیا کرتی۔ اکثر انصار کھجور کی شاخیں توڑ کر لاتے اور مسجد کی چھت میں لٹکا دیتے۔ باہر کے لوگ آتے اور ان کو دیکھتے تو سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ بے وقوف لوگ ہیں۔ بلاوجہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یا یہ بھی سمجھتے ہوں گے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے دیوانے ہیں کہ آپؐ کا دَر چھوڑنا نہیں چاہتے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بھیج دیتے اور جب دعوت کا کھانا آتا تو ان کو بلا لیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ راتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مہاجرین و انصار پر تقسیم کر دیتے یعنی اپنے مقدور کے موافق ہر شخص ایک ایک دو دو اپنے ساتھ لے جائے اور رات کو ان کو کھانا کھلائے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی ہوتے تھے کہ کسی کو بعض مہاجرین کے سپرد کر دیا۔ کسی کو انصار کے سپرد کر دیا کہ رات کا کھانا ان کو دینا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہؓ ایک صحابی تھے جو نہایت فیاض اور دولت مند تھے وہ کبھی کبھی اسّی اسّی مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اسّی مہمانوں تک ساتھ لے جاتے۔ رات کو ان کو کھانا کھلاتے تھے۔ ان کی کشائش تھی۔ مختلف روایتوں کے مطابق یا بعض روایتوں کے مطابق اہل صفہ کی تعداد مختلف وقتوں میں مختلف رہی تھی۔ کم سے کم بارہ افراد اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہاں تک کہ تین سو افراد ایک وقت مقام صفہ میں مقیم رہے تھے بلکہ ایک روایت میں ان کی کل تعداد چھ سو صحابہ کرام بتائی گئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نہایت اُنس تھا۔ ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے۔ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور لوگوں کو ان کی تعظیم و تکریم پر آمادہ کرتے۔ یعنی یہ نہیں کہ یہ بیٹھے ہوئے ہیں، فارغ ہیں تو ان کی عزت نہ کی جائے، ان کا احترام نہ کیا جائے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ ہیں جو میرے لیے، میری باتیں سننے کے لیے بیٹھتے ہیں اس لیے ہر ایک کو ان کی صحیح طرح تعظیم بھی کرنی چاہیے، عزت بھی کرنی چاہیے۔ ایک بار اہلِ صفہ کی ایک جماعت نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کی کہ کھجوروں نے ہمارے پیٹ کو جلا دیا ہے۔ صرف کھجوریں ہی کھانے کو ملتی ہیں اَور تو کچھ ملتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شکایت سنی تو ان کی دل دہی کے لیے ایک تقریر کی جس میں فرمایا: یہ کیا ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ہمارے پیٹوں کو کھجوروں نے جلا دیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھجور ہی اہلِ مدینہ کی غذا ہے لیکن لوگ اسی کے ذریعہ سے ہماری مدد بھی کرتے ہیں اور ہم بھی انہی کے ذریعہ سے تمہاری مدد کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ایک یا دو مہینے سے اللہ کے رسول کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا۔ یعنی میں نے بھی اور میرے گھر والوں نے بھی صرف پانی اور کھجور پر بسر اوقات کی ہے۔ بہرحال یہ اصحابِ صفہ عجیب فدائی لوگ تھے۔ کھجور کے کھانے کا ذکر تو کیا، شکوہ تو کیا کہ اس نے پیٹ کو جلا دیا ہے لیکن جگہ نہیں چھوڑی۔ وہ کامل وفا کے ساتھ وہیں بیٹھے رہتے تھے اور اسی چیز، فاقوں پر یا پھر کھجوروں پر یا جو بھی مل جاتا تھا اس پر گزارا کرتے تھے۔ پھر لکھا ہے کہ ان بزرگوں کا مشغلہ یہ تھا کہ راتوں کو عموماً عبادت کرتے تھے اور قرآن مجید پڑھتے رہتے۔ ان کے لیے ایک معلم مقرر تھا جس کے پاس رات کو جا کر یہ پڑھتے تھے۔ جن کو پڑھنا نہیں آتا تھا یا قرآنِ کریم صحیح طرح پڑھ نہیں سکتے تھے یا یاد کرنا چاہتے ہوں گے تو معلم ان کو رات کو پڑھاتا تھا۔ اس بنا پر ان میں سے اکثر قاری کہلاتے تھے اور اشاعتِ اسلام کے لیے کہیں بھیجنا ہوتا تو یہی لوگ بھیجے جاتے تھے۔ جب یہ پڑھ لکھ گئے تو پھر یہ قاری بھی کہلانے لگ گئے اور پھر دوسروں کو تعلیم

دینے کے لیے بھی ان کو بھیجا جاتا تھا۔ بعد میں انہی اصحاب میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہوئے یعنی اصحابِ صفہ جو تھے یہ نہیں کہ بعد میں وہیں بیٹھے رہے بلکہ عہدوں پر، بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں بحرین کے گورنر رہے تھے۔ پھر حضرت معاویہؓ کے دور میں مدینہ کے گورنر رہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بصرہ کے گورنر رہے اور کوفہ شہر کی بنیاد آپ نے ڈالی۔ حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر رہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کوفہ کے گورنر رہے۔ یہ سب اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ حضرت عُبادہ بن جراحؓ فلسطین کے گورنر رہے۔ حضرت انس بن مالکؓ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں مدینے کے گورنر رہے۔ انہی میں سے ایک سپہ سالار بھی تھے جنہوں نے فتوحاتِ اسلامیہ میں ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نہ صرف سپہ سالار تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے دور میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر بھی متعین رہے۔ (ماخوذ از سیر الصحابہ جلد پنجم صفحہ 548 تا 550 دارالاشاعت کراچی 2004ء) (ماخوذ از جستجوئے مدینہ از عبدالحمید قادری صفحہ 672، 681)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مَیں غریب مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا یعنی انہی اصحابِ صفہ کی جماعت میں جو نیم برہنگی کے باعث ایک دوسرے سے ستر چھپا رہے تھے یا تقریباً آدھا جسم ان کا ننگا تھا اور اس حد تک تھا کہ مشکل سے اپنی ستر چھپا رہے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک قاری قرآن کی تلاوت کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو قاری خاموش ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ تم کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ قاری ہمیں تلاوت سنا رہا تھا اور ہم کتاب اللہ کو سن رہے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ بھی شامل فرمائے جن کے ساتھ صبر کرنے کا حکم مجھے بھی دیا گیا ہے کہ جس طرح یہ صبر کر رہے ہیں تمہیں بھی صبر کا حکم ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات اقدس کو ہم میں شمار کرنے کے لیے ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ آپؐ نے دستِ مبارک سے حلقہ بنا کر اشارہ کیا یعنی میں بھی تم میں سے ہی ہوں۔ ایک دائرہ بنایا اور بیچ میں بیٹھ گئے، چنانچہ سب کا رخ آپؐ کی طرف ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ بیان کرنے والے نے کہا کہ اتنے زیادہ لوگ تھے کہ میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے تنگ دست مہاجرین کے گروہ تمہیں بشارت ہو۔ قیامت کے روز تم نورِ کامل کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ نصف دن جو ہے وہ پانچ سو برس کا دن ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب العلم باب فی القصص حدیث نمبر 3666)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام ہوا تھا جس میں اصحابِ صفہ کا ذکر ہے۔ عربی الہام تھا کہ ''اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ صفہ کے رہنے والے اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 78)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے بعض ساتھیوں کے بارے میں ہوا تھا کہ مجھے بھی ایسے ہی ملیں گے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ یہ جو اصحابِ صفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو گزرے ہیں، بڑی شان والے لوگ تھے اور بڑے مضبوط ایمان والے لوگ تھے اور انہوں نے جو اخلاص و وفا کا نمونہ دکھایا ہے وہ ایک مثال ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے کہ تمہیں بھی مَیں بعض ایسے لوگ عطا کروں گا۔

صحیح بخاری میں حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کا ذکر ان صحابہ کرام کی فہرست میں کیا گیا ہے جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے تاہم صحابہ کے حالات پر مشتمل جو بعض اَور کتب ہیں اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ اور الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور البقات الکبریٰ وغیرہ میں ان کے غزوۂ احد کے اور اس کے بعد والے غزوات میں شامل ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب تسمیۃ من سمّی من اھل بدر......الخ) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 563 ''عُتبہ بن مسعودؓ'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابۃ جزء 4 صفحہ 366، عتبۃ بن مسعود الھذلی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1995ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 3 صفحہ 1030، عتبۃ بن مسعود الھذلی، دارالجیل بیروت) (الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 381 وَمِنْ حُلَفَاءِ بنی زھرۃ، ''عُتبہ بن مسعودؓ'' داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

لیکن غزوۂ بدر میں نہیں۔ لیکن بخاری نے حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کا ذکر بدری صحابہ میں کیا ہے۔

حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کی حضرت عمر بن خطابؓ کے دورِ خلافت میں 23 ہجری میں مدینے میں وفات ہوئی اور حضرت عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کی نماز جنازہ میں ان کی والدہ حضرت ام عبدؓ کا انتظار کیا کہ وہ بھی شامل ہو جائیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الرابع صفحہ 238 ''عُتبہ بن مسعودؓ'' وَمِنْ حُلَفَاءِ بنی زھرۃ۔ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد 4 جزء 7 صفحہ 138، ثم دخلت سنۃ ثلاث وعشرین، دارالکتب العلمیہ 2001ء)

امام زہری سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحبت اور ہجرت کے لحاظ سے اپنے بھائی حضرت عُتبہؓ سے زیادہ قدیم نہ تھے۔ یعنی حضرت عُتبہ بن مسعودؓ زیادہ پرانے صحابی تھے۔ عبداللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کا انتقال ہوا تو آپؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعض لوگوں نے آپؓ سے کہا کہ کیا آپؓ روتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرے بھائی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرے ساتھی تھے اور حضرت عمر بن خطابؓ کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب تھے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثالث صفحہ 563 ''عُتبہ بن مسعودؓ'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ان کے بھائی حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کی وفات کی خبر پہنچی تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا کہ اِنَّ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ لَا يَمْلِكُهَا ابْنُ اٰدَمَ کہ یقیناً یہ رحمت ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے اور ابنِ آدم اس کو قابو کرنے پر قادر نہیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 381-382 ''عُتبہ بن مسعودؓ'' وَمِنْ حُلَفَاءِ بنی زھرۃ۔ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

یعنی یہ موت برحق ہے اور نیک لوگوں کے لیے تو پھر رحمت بن جاتی ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر بن خطابؓ حضرت عُتبہ بن مسعودؓ کو امیر مقامی بھی بنایا کرتے تھے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 4 صفحہ 366 ''عُتبہ بن مسعود الھذلی'' دارالفکر بیروت 2001)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ ہے۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت عُبادہؓ کے والد کا نام صَامِت بن قیس اور والدہ کا نام قرۃ العین بنت عُبادہ تھا۔ بیعتِ عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ میں یہ شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوعوف بن خزرج کے سردار تھے جو 'قَوَاقِل' کے نام سے مشہور تھے۔ قَوقَل نام کی جو وجہ ہے وہ یہ ہے کہ جب مدینے میں کسی سردار کے پاس کوئی شخص پناہ کا طلب گار ہوتا تو اس سے یہ کہا جاتا تھا کہ اس پہاڑ پر جیسے مرضی چڑھ۔ اب تُو امن میں ہے یعنی تجھے کوئی مشکل نہیں۔ جہاں جس طرح مرضی رہ یعنی تُو اس حالت میں لَوٹ جا کہ تُو فراخی محسوس کر اور اب کسی بھی چیز کا خوف نہ کھا۔ اور وہ لوگ جو پناہ دینے والے تھے وہ 'قَوَاقِلَہ' کے نام سے مشہور تھے۔ ابنِ ہشام کہتے ہیں کہ ایسے سردار جب کسی کو پناہ دیتے تو اسے ایک تیر دے کر کہتے کہ اس تیر کو لے کر اب جہاں مرضی جاؤ۔ حضرت نعمانؓ کے دادا ثَعلَبہ بن دَعْد کو قَوقَل کہا جاتا تھا۔ اسی طرح خزرج کے سردار غَنم بن عوف کو بھی قَوقَل کہا جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت عُبادہ بن صَامِت بھی قوقل کے لقب سے مشہور تھے۔ بنوسالم، بنوغَنم اور بنوعوف بن خزرج کو بھی قَوَاقِلَہ کہا جاتا تھا۔ بنوعوف کے سردار حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر جلد 3 صفحہ 158-159 عبادۃ بن الصَامِت، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 414 النعمان بن مالک، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 309، العقبۃ الاولیٰ ومصعب بن عمیر......، دارالکتب العلمیۃ 2001ء) (تاج العروس زیر مادہ ''قِقل'' جلد 15 صفحہ 627 باب اللام مطبوعہ دار الفکر بیروت 1994ء)

حضرت عبادہؓ کے ایک بیٹے کا نام ولید تھا جس کی والدہ کا نام جمیلہ بنت ابوصَعْصَعہ تھا۔ دوسرے بیٹے کا نام محمد تھا جس کی والدہ کا نام حضرت اُمِّ حَرَام بنت مِلْحَان تھا۔ حضرت اَوس بن صَامِتؓ حضرت عُبادہ کے بھائی تھے۔ حضرت اوسؓ بھی بدری صحابی تھے۔ (الطبقات الکبریٰ الجزء الثالث صفحہ 280-281، عُبادہ بن صَامِت، داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

جب حضرت ابومَرثَد غَنَوِیؓ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبادہ کے ساتھ ان کی مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت عُبادہ غزوۂ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت عبادہؓ 34 ہجری میں رَمْلہ فلسطین میں فوت ہوئے۔ بعض کے مطابق بیت المقدس میں فوت ہوئے اور وہیں تدفین ہوئی اور ان کی قبر آج بھی معروف ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عبادہؓ کی وفات قُبرُس میں ہوئی جبکہ وہ حضرت عمرؓ کی طرف سے اس پر والی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر 72 سال تھی۔ ان کا قد لمبا جسم فربہ اور بہت خوبصورت تھا۔ بعض کے مطابق ان کی وفات پینتالیس ہجری میں امیر معاویہ کے دور میں ہوئی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے جس میں ان کی وفات جو ہے وہ 34 ہجری میں فلسطین میں ہوئی نہ کہ 45 ہجری۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 55-56، دارالفکر بیروت 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 355، عُبادہ بن صَامِت، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (شرح مسند الشافعی از عبد الکریم بن محمد قزوینی جزء 2 صفحہ 165 مطبوعہ ادارۃ الشؤون الاسلامیہ قطر 2007ء از مکتبہ الشاملہ)

حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ کی روایات کی تعداد ایک سو اکاسی (181) تک پہنچتی ہے۔ احادیث کی مختلف روایات ان سے ہیں جس کے روایت کرنے والے اکابر صحابہ اور تابعین ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام میں سے

حضرت انس بن مالکؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت مِقْدَام بن مَعْدِی کَرِبؓ وغیرہ ہیں۔

(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 405، دار الاشاعت اردو کراچی 2004ء)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عُبادہؓ جنگِ بدر میں شامل ہوئے تھے اور عَقَبہ کی رات یہ بھی سرداروں میں سے ایک سردار تھے کہ حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ نے بیان کیا ہے۔ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک گروہ تھا فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ نہ ہی چوری کرو گے اور نہ ہی اولاد کو قتل کرو گے اور تم دیدہ و دانستہ بہتان نہیں باندھو گے اور نہ معروف بات میں تم نافرمانی کرو گے۔ پس جس نے بھی تم میں سے یہ عہد پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جس نے ان بدیوں میں سے کوئی بدی کی اور پھر دنیا میں اسے سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے لیے کفارہ ہوگی اور جس نے ان بدیوں میں سے کوئی بدی کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اللہ چاہے تو اس سے درگزر کرے اور چاہے تو اسے سزا دے۔ سو ہم نے ان باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب علامۃ الایمان حب الانصار حدیث 18)

ہجرتِ مدینہ کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبا میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی تو نمازِ جمعہ پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف جانے کے لیے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دی اور اس کو کوئی حرکت نہ دی۔ اونٹنی دائیں اور بائیں اس طرح دیکھنے لگی کہ جیسے وہ چلنے کے لیے کسی سمت اور کسی رخ کا فیصلہ کر رہی ہے کہ مَیں کدھر جاؤں۔ یہ کھڑی تھی، دائیں بائیں دیکھ رہی تھی اور آگے نہیں چل رہی تھی۔ یہ دیکھ کر بنو سالم کے لوگوں نے یعنی جن کے محلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز پڑھی تھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ان میں عِتْبَان بن مالِک اور نَوفل بن عبداللہ بن مالک اور عُبادہ بن صَامِت بھی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہمارے ہاں قیام فرمائیے۔ یہاں اس علاقے میں لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور عزت و حفاظت بھی پوری ہوگی۔ ہم پوری طرح عزت بھی کریں گے، آپؐ کی حفاظت بھی کریں گے اور یہاں ہیں بھی ہم زیادہ مسلمان۔ ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہے کہ یہاں دولت اور ثروت بھی ہے۔ ہمارے لوگ بڑے کشائش والے ہیں۔ پیسے ہمارے پاس ہیں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمارے قبیلے میں اتریے، ہم تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور ہمارے پاس ہتھیار بھی ہیں۔ نیز ہمارے پاس باغات اور زندگی کی ضروریات بھی ہیں۔ یعنی کہ حفاظت بھی ہم کر سکتے ہیں۔ مالی لحاظ سے بھی ہم بہتر ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ یا رسولَ اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کوئی خوف اور دہشت کا مارا ہوا عرب اس علاقے میں آ جاتا ہے تو وہ ہمارے ہاں ہی آ کر پناہ ڈھونڈتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ساری باتیں سن لیں۔ ان کے لیے خیر کے کلمات عطا فرمائے اور فرمایا تمہاری باتیں، تمہارا سب کچھ ٹھیک ہے۔ اور فرمایا کہ اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ آج یہ مامور ہے۔ اس نے جہاں بھی جانا ہے، رکنا ہے، بیٹھنا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی جائے گی۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اونٹنی مامور ہے اس لیے اس کا رستہ چھوڑ دو۔ آپ مسکراتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ جو بھی تم نے پیشکش کی ہے اللہ تم پر اپنی برکت نازل فرمائے۔ پھر اونٹنی وہاں سے چل پڑی۔

(السیرۃ الحلبیۃ الجزء الثانی صفحہ 83، باب الہجرۃ الی المدینۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

فتح مصر کے متعلق ''سیر الصحابہ'' کا مصنف جو ہے لکھتا ہے کہ خلافتِ فاروقی میں مصر کے فتح ہونے میں دیر ہوئی تو حضرت عَمرو بن عاصؓ نے حضرت عمرؓ کو مزید مدد کے لیے خط لکھا۔ حضرت عمرؓ نے چار ہزار فوج روانہ کی جس میں سے ایک ہزار فوج کے افسر حضرت عبادہؓ تھے اور جواب میں لکھا کہ ان افسروں میں سے ہر شخص ایک ہزار آدمیوں کے برابر ہے۔ یہ مدد مصر پہنچی تو حضرت عَمرو بن عاصؓ نے تمام فوج کو یکجا کر کے ایک پُراثر تقریر کی اور حضرت عُبادہؓ کو بلا کر کہا کہ اپنا نیزہ مجھ کو دیجیے اور خود انہوں نے، عَمرو بن عاصؓ نے، اپنے سر سے اپنا عمامہ اتارا اور نیزے پر لگا کر ان کے حوالے کیا کہ یہ سپہ سالار کا عَلَم ہے، سپہ سالار کا جھنڈا ہے اور آج آپ سپہ سالار ہیں۔ خدا کی شان کہ اس کے بعد پہلے ہی حملے میں شہر فتح ہو گیا۔

(بحوالہ سیر الصحابہ از سعید انصاری جلد 3 حصہ 2 صفحہ 402، دار الاشاعت کراچی 2004ء)

حضرت ابوعُبَیدَہ بن جَرّاحؓ فتح دمشق کے بعد حِمْص آئے اور یہاں کے باشندوں نے ان سے صلح کر لی اس کے بعد انہوں نے حضرت عُبادہ بن صَامِت انصاریؓ کو حِمْص پر نگران مقرر کیا اور خود حُماۃ کی طرف بڑھے۔ حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ نے بعد میں لاَذِقِیَّہ کی طرف کُوچ کیا جو ملکِ شام میں ساحلِ سمندر پر واقع ایک شہر ہے۔ اس کے باشندوں نے مسلمانوں سے جنگ کی۔ وہاں ایک بہت بڑا دروازہ تھا جو لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے بغیر نہیں کھلتا تھا۔ حضرت عبادہؓ لشکر کو شہر سے دور لے گئے اور اسے ایسے گڑھے کھودنے کا حکم دیا جس میں ایک آدمی اور اس کا گھوڑا اچھی طرح چھپ جائیں۔ لمبی خندق کھودیں۔ مسلمانوں نے گڑھے کھودنے میں بڑی کوشش کی اور جب اس کام سے فارغ ہو چکے تو دن کی روشنی میں حِمْص کی جانب واپس جانا ظاہر کیا اور جب رات چھا گئی تو یہ لوگ اپنی چھاؤنی اور اپنی خندقوں کی طرف واپس آ گئے جو کھودی تھیں۔ اہلِ لاَذِقِیَّہ دھوکے میں یہ سمجھتے رہے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ جب دن چڑھا تو انہوں نے اپنا دروازہ کھولا اور اپنے مویشی لے کر نکلے۔ مسلمان دفعۃً نمودار ہوئے جنہیں دیکھ کر وہ لوگ دہل گئے۔ مسلمانوں نے ان پر چڑھائی کر دی اور دروازے سے شہر میں داخل ہو گئے اور اس کو فتح کر لیا۔ حضرت عُبادہؓ قلعے میں داخل ہوئے۔ اس کی دیوار پر چڑھے اور اسی پر سے تکبیر کہی۔ لاَذِقِیَّہ کے نصاریٰ میں سے ایک قوم یَسِیْد کی طرف بھاگ گئی۔ پھر ان لوگوں نے اس پر امان چاہی کہ انہیں ان کی زمین کی طرف واپس آنے دیا جائے۔ پہلے تو ڈر کے چلے گئے لیکن پھر انہوں نے کہا کہ ہمیں امان دیں اور ہم واپس آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خراج کی ادائیگی پر زمین ان کے حوالے کر دی گئی کہ ایک حصہ آمد کا تم دو گے اور ان کو ان کی زمین واپس کر دی اور ان کی معبد گاہ ان کے لیے چھوڑ دی گئی۔ جہاں وہ عبادت کرتے تھے وہ بھی ان کو واپس کر دی گئی کہ ٹھیک ہے تم جس طرح چاہتے ہو اپنی عبادت کرو۔ مسلمانوں نے لاَذِقِیَّہ میں حضرت عُبادہؓ کے حکم سے ایک مسجد بنائی جو بعد میں وسیع کی گئی۔ حضرت عُبادہؓ اور مسلمان سمندر کے کنارے پہنچے اور بَلْدَہ نام کا ایک شہر فتح کیا جو جَبَلَہ قلعہ سے دو فرسخ یعنی چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت عُبادہؓ اور ان کے ساتھی مسلمانوں نے پھر کافی فتوحات کی ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اَنطَرطُوس فتح ہوا جو ملکِ شام میں سمندر کے کنارے واقع ایک شہر ہے۔ اسی طرح پھر ملک شام کے علاقے لاَذِقِیَّہ، جَبَلَہ، بَلْدَہ اَنطَرطُوس حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔

(فتوح البلدان صفحہ 83 تا 85 امر حمص دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء) (معجم البلدان جلد 4 صفحہ 169 ''اللاذقیۃ'' جلد اول صفحہ 320 ''انطرطوس'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبادہؓ کو بعض صدقات کا عامل بنایا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہو اور وہ بلبلاتا ہو یا گائے کو لادے ہوئے آؤ اور اس کی آواز نکل رہی ہو یا بکری کو لادے ہوئے آؤ اور وہ ممیاتی ہو یعنی کہیں خیانت نہ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ صدقات کی صحیح طرح حفاظت نہ کر سکو اور اس زمانے میں جو صدقات آتے تھے۔ زکوٰۃ میں یا صدقات میں اونٹ گائے بکریاں وغیرہ جو چیزیں آ رہی ہیں یہ نہ ہو کہ ان کی تقسیم کا اور ان کی حفاظت کا تم صحیح طرح حق نہ ادا کر سکو اور پھر قیامت کے دن وہی چیزیں تمہارے پہ بوجھ بن جائیں گی۔ حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ نے یہ سن کے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو دو آدمیوں پر بھی عامل نہ بنوں گا۔

میری تو یہ حالت ہے کہ میں تو کسی کا کوئی بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے مجھے تو نہ ہی بنائیں تو ٹھیک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے پانچ آدمیوں نے قرآن کو جمع کیا تھا جن کے نام یہ ہیں۔

حضرت مُعاذ بن جبلؓ، حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ، حضرت اُبَیّ بن کعبؓ، حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابودَرْدَاءؓ۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 55، دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت یزید بن سفیانؓ نے فتح شام کے بعد حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اہل شام کو ایسے معلم کی ضرورت ہے جو انہیں قرآن سکھائے اور دین کی سمجھ بوجھ دے تو حضرت عمرؓ نے حضرت مُعاذؓ، حضرت عُبادہؓ اور حضرت ابودَرداءؓ کو بھیجا۔ حضرت عُبادہؓ نے جا کر فلسطین میں قیام کیا۔ جُنَادَہ سے مروی ہے کہ میں جب حضرت عُبادہؓ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ انہیں اللہ کے دین کی خوب سمجھ تھی۔ یعنی بڑے صاحبِ علم تھے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 3 صفحہ 507، عبادۃ بن صَامِت، دار الکتب العلمیہ بیروت، 2005ء)

جب مسلمانوں نے ملکِ شام کو فتح کیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت عُبادہؓ اور ان کے ساتھ حضرت مُعاذ بن جبلؓ اور حضرت ابودرداءؓ کو شام بھجوایا تا کہ وہاں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور ان کو دین سکھائیں۔ حضرت عُبادہؓ نے حِمْص میں قیام کیا اور حضرت ابودَرداءؓ نے دمشق میں قیام کیا اور حضرت مُعاذؓ فلسطین کی طرف چلے گئے پھر کچھ دیر بعد حضرت عُبادہؓ بھی فلسطین چلے گئے۔ وہاں امیر معاویہ نے ایک معاملہ میں یعنی دین کے معاملے میں مخالفت کی جس کو حضرت عبادہؓ ناپسند کرتے تھے۔ کسی دینی مسئلے میں اختلاف تھا۔ امیر معاویہ نے ان سے اس پر سخت کلامی کی تو حضرت عبادہؓ نے کہا کہ میں ہرگز آپ کے ساتھ ایک سرزمین میں نہ رہوں گا۔ پھر وہ مدینے چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز ادھر لے آئی ہے۔ حضرت عبادہؓ نے حضرت عمرؓ کو ساری بات بتائی کہ اس طرح اختلاف ہوا تھا اور پھر انہوں نے میرے ساتھ بڑی سخت کلامی کی ہے۔ بہرحال اختلاف کی وجہ سے وہ واپس آ گئے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ واپس چلے جاؤ اور اللہ ایسی زمین کو خراب کر دے گا جس میں تم یا تمہارے جیسا کوئی اَور نہ ہوا۔ یعنی صاحبِ علم لوگ، دین کا علم رکھنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے صحابہ میں سے لوگ ضرور ہونے چاہئیں۔ نہیں تو یہ اس زمین کی بدقسمتی ہے۔ اس لیے تمہارا واپس جانا ضروری ہے اور امیر معاویہ کو بھی یہ فرمان لکھ کر بھیجا کہ تمہیں ان یعنی حضرت عبادہؓ پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 55، عبادہ بن الصَامِت، دار الفکر بیروت 2003ء) بعض مسائل ہیں اگر یہ بیان کرتے ہیں یا بعض باتیں کہتے ہیں تو ان کے لیے سنا کرو اور یہ جو کہتے ہیں وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ بہرحال حضرت عبادہؓ کی کافی اَور مزید باتیں بھی ہیں۔ ان کے حوالے سے ان کی اَور روایتیں ہیں جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبے میں بیان ہوں گی کیونکہ وہ زیادہ لمبی تفصیلیں ہیں۔ اس پہ وقت سے زائد لگے گا۔

اب میں ایک مرحوم کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا جنازہ بھی مَیں ابھی پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر ہے۔ وہ ہیں مکرم طاہر عارف صاحب جو 26/اگست کو بڑی صبر آزما بیماری کے بعد یو.کے میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے

تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کینسر کی تکلیف تھی ان کو اور بڑے صبر سے انہوں نے اس تکلیف کو برداشت کیا۔ پہلے یہ سرکاری افسر تھے اور بڑی اونچی رینک کے افسر تھے۔ وہاں سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد میں نے کچھ عرصہ پہلے، چند سال پہلے ان کو صدر فضل عمر فاؤنڈیشن بنایا تھا۔ تو اس لحاظ سے آج کل یہ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن تھے اور دینی خدمت بجالا رہے تھے۔

مکرم طاہر عارف صاحب 13 رفروری 1952ء کو پیدا ہوئے اور بنیادی طور پر تو ان کا خاندان سیالکوٹ سے تھا لیکن بہر حال پھر یہ سرگودھا آ کر آباد ہو گئے تھے۔ مکرم طاہر عارف صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد یار عارف صاحب مبلغِ سلسلہ تھے جن کو بطور مبلغ انگلستان خدمت کی توفیق ملی۔ نائب امام مسجد لندن بھی رہے۔ ان کے والد محمد یار عارف صاحب ربوہ میں نائب وکیل التبشیر تحریک جدید بھی رہے۔ اس طرح مولانا مکرم محمد یار عارف صاحب جو تھے وہ جماعت کے چوٹی کے مناظر اور جیّد علماء میں شمار ہوتے تھے۔ 23 رمارچ 1940ء کو جس جلسے میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی اس میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر کے ہمراہ بطور نمائندہ جماعت احمدیہ مکرم محمد یار عارف صاحب بھی شامل ہوئے تھے یعنی طاہر عارف صاحب کے والد اور یہ بھی ان کو بہر حال ایک تاریخی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ طاہر عارف صاحب کی والدہ محترمہ عنایت ثریا بیگم تھیں۔ اور ان کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب ؓ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ طاہر عارف صاحب بڑے علمی اور ذوق رکھنے والے آدمی تھے اور بڑے کہنہ مشق ادیب بھی تھے اور شاعر بھی تھے۔ کئی کتابیں بھی انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ ان کے دو شعری مجموعے مشہور ہیں۔ ایک اردو کا اور ایک پنجابی کا۔ اس کے علاوہ دو اور کتابیں بھی ان کی کافی اچھی ہیں۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انگریزی میں کتاب لکھی انہوں نے ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' اور ایک اَور کتاب ہے پاکستان کے بارے میں'' پاکستان منزل بہ منزل'' یہ ان کی دوسری کتاب ہے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اکنامکس کرنے کے بعد وہیں ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری بھی لی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان آ گئے۔ لنڈن سکول آف اکنامکس سے ایل ایل ایم (LLM) کی ڈگری حاصل کی اور اللہ کے فضل سے لنڈن یونیورسٹی سے مارک آف میرٹ کا اعزاز بھی ان کو حاصل ہوا۔ لندن سے تعلیم کے بعد پاکستان آ گئے اور یہاں سی ایس ایس (CSS) کا امتحان پاس کیا۔ سول سروسز پاکستان سے وابستہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) کے عہدے تک پہنچے اور ہمارے خلاف قانون کے بعد پاکستان کے جو حالات تھے ان حالات میں اس پوزیشن میں پہنچنا یقیناً آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں پر دلالت کرتا ہے۔

پاکستان پولیس کے علاوہ ایف آئی اے اور امیگریشن انٹیلی جنس بیورو میں بھی متعین رہے ہیں۔ جب آپ تعلیم کے سلسلے میں انگلستان میں مقیم تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر چوہدری رشید صاحب نے بچوں کی انگریزی میں جو کتابیں لکھی تھیں ان کتب کے لکھنے میں بھی ان کو معاونت کی توفیق ملی اور انہوں نے اس میں کافی خدمت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور کوئی نہ کوئی کتاب ہمیشہ ان کے زیرِ مطالعہ رہتی تھی۔ پھر یہ کہ صرف مطالعہ نہیں باقاعدہ کتب کے نوٹس لیتے تھے اور پھر اپنے دوستوں سے ان کے مضامین پر تبادلہ خیال بھی کیا کرتے تھے۔ بڑے باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، اس پر غور کرنے والے تھے اور ان کے عزیزوں میں سے تو کسی نے نہیں لکھا لیکن مجھے پتا ہے کہ ایک دفعہ باتوں باتوں میں ذکر ہوا تو تب مجھے پتا چلا کہ بڑی باقاعدگی سے یہ تہجد کے وقت اٹھنے والے اور تہجد ادا کرنے والے تھے۔ دورانِ ملازمت پاکستان میں جہاں بھی مقیم رہے ہمیشہ جماعتی خدمات کے لیے حاضر رہے۔ اور بڑے نڈر انسان تھے۔ خدا کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بڑا وسیع مطالعہ تھا اور ذہن بھی بڑا اچھا تھا اس لیے دینی مطالعہ بھی، دنیاوی مطالعہ بھی، علم بھی بڑا تھا اس لحاظ سے یہ اپنے اس علم کو استعمال بھی کرتے تھے اور جماعتی طور پر بھی بعض معاملات میں بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور بڑے صائب الرائے وجود تھے۔ خلافتِ احمدیہ کے لیے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ ساری زندگی اس کوشش میں رہے کہ خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر بنے رہیں اور باوفا خادمِ سلسلہ کے طور پر زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے دیکھا ہے کہ اس کوشش میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب بھی فرمایا۔ میرے کلاس فیلو تھے اور بچپن سے، کالج کے زمانے سے میں ان کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے ان کو علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اچھے ڈیبیٹر (debater) بھی ہوا کرتے تھے۔ کالج کی ڈِبیٹوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مقرر اچھے تھے اور اس وقت بھی ان کا دینی علم میں نے دیکھا ہے کافی تھا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جماعت کے خدام اور واقفینِ زندگی کے لیے خاص احترام اور پیار کے جذبات رکھتے تھے اور اس کے علاوہ احمدی دوستوں کی جائز مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بڑے اچھے عہدے پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے انہوں نے اپنے احمدیوں کی جو جائز مدد تھی اس کو حتی المقدور کرنے کی کوشش کی۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ان کی خدمات کا سلسلہ 2014ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس وقت میں نے ان کو ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا تھا۔ پھر 2017ء میں چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد جو اس وقت صدر فضل عمر فاؤنڈیشن تھے، مَیں نے ان کو صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن مقرر کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ تا وفات صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن رہے۔ وفات تک یعنی کہ یہاں انگلستان علاج کے لیے آنے تک، تین چار مہینے پہلے تک آپ بڑی محنت سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ تمام اجلاسات میں باقاعدگی سے آتے، دلچسپی لیتے۔ ان کے وقت میں بھی کام میں کافی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ انیسہ طاہر صاحبہ ہیں اور بیٹے اسفند یار عارف اور تین بیٹیاں طیبہ عارف اور عزیزہ اوج اور بنا طاہر عارف ہیں۔ دو بیٹیاں بیاہی ہوئی ہیں ایک بیٹا اور بیٹی ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی۔ ان کی بیٹی طیبہ عارف طاہر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہمارے والد محترم طاہر عارف صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دنیوی ترقیات سے نوازا مگر آپ نے ہمیشہ احمدیت کے تشخص کو بڑی جرأت اور غیرت کے ساتھ برقرار رکھا۔ نہایت دیانت دار قابلِ اعتبار افسر تھے۔ دین کو ترجیح دینے والے، اللہ پر توکل رکھنے والے ایک منکسر المزاج انسان تھے۔ شاعر تھے، ادیب تھے، اعلیٰ منتظم تھے، ٹیچر تھے، دینی علوم سے مرقع تھے، ایک ذمہ دار شوہر تھے، نہایت شفیق باپ تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں بھی محو تھے۔ کہتی ہیں کہ ہماری امی کہتی ہیں کہ آپ کو ہمیشہ بہت انصاف پسند اور نرم مزاج پایا۔ بلا تفریق چھوٹے بڑے امیر غریب ہر کسی کے ساتھ عہدے سے مبرّا ہو کر حسن سلوک سے پیش آتے۔ بعض رشتہ دار جذبات میں آ کے اور اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے لکھ دیتے ہیں لیکن ان کے بارے میں جو بھی لکھا جا رہا ہے کیونکہ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لیے سب کچھ حقیقت ہے۔ واقعی یہ ایسے تھے۔

مبارک صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم طاہر عارف صاحب کی طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی اور خلیفۂ وقت سے انتہائی عقیدت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب تھے۔ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کوئی اپنا پسندیدہ شعر سنائیں۔ اس پر انہوں نے خلافت سے عقیدت کے متعلق اپنا یہ شعر سنایا کہ ؎

آقا ترا غلام ترِے پاس ہو کبھی   قدموں میں لَوٹ جائے بدن گھاس ہو کبھی

کہتے ہیں کہ ایک روز ایک دوستانہ نشست میں مَیں نے کہا طاہر صاحب! اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو کسی نہ کسی رنگ میں بہت اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ کو پولیس کے محکمے میں بہت بڑے عہدے کا اعزاز ملا ہے۔ کہنے لگے اس سے کہیں بڑھ کر بڑا اعزاز یہ ہے کہ میں احمدی ہوں اور پھر انہوں نے میرے ساتھ پڑھنے کا بھی حوالہ دیا کہ مَیں خلیفۂ وقت کا کلاس فیلو بھی رہ چکا ہوں۔ یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ان کے والد محترم مولانا محمد یار عارف صاحب نے تعلیم کی غرض سے انہیں ربوہ میں بھیجا تھا۔ کالج میں بھیجا اور اس وقت کیونکہ ہمارے کالج کچھ عرصے بعد ہی نیشنلائز ہو گئے تھے تو اس لیے پھر ان کے ہوسٹل میں قیام کے بجائے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو درخواست کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے مولانا محمد یار عارف صاحب کا بڑا تعلق تھا تو انہوں نے پھر ان کا دارالضیافت میں انتظام کیا تھا۔ وہیں رہ کے انہوں نے اپنی پڑھائی مکمل کی۔ طالبِ علمی کے زمانے میں بے تکلفی میں بہت سی باتیں بھی ہو جاتی ہیں، مذاق ہوتے ہیں لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے ناظرِ اعلیٰ مقرر کیا تو تب سے ہی انہوں نے میرے ساتھ بڑا عزت اور احترام کا سلوک کرنا شروع کیا اور پھر خلافت کے بعد تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بہت بڑھ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ ان کے دوستوں نے، عزیزوں نے، رشتہ داروں نے بھی یہی واقعات لکھے ہیں کہ بڑی عاجزی تھی، انکساری تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ علم انسان تھے۔

ابھی نماز کے بعد مَیں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر ہے یہاں تو نماز کے بعد ان شاء اللہ باہر جا کے مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب جنازے کے لیے یہیں اپنی صفیں درست کریں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی حدود جو ہیں ان سے تجاوز نہیں کرنا ان کے اندر رہنا ہے
بس یہی ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور پھر اطاعت کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے

’’اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جان لے کہ تُو ہرگز اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرسکتا جب تک کہ تُو اللہ پر ایمان نہ لائے اور ہر قسم کے خیر و شر کی تقدیر پر بھی ایمان نہ لائے، پس اگر تُو اس کے علاوہ کسی اعتقاد پر مرا تو تُو آگ میں داخل ہوگا۔‘‘ (حضرت عبادہ بن صامتؓ کی آخری وصیت)

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت عُبادہ بن صَامِت رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا دل نشیں تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان صحابہؓ کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے ہمیں بعض ایسی باتیں پہنچائیں جو ہمارے لیے روحانی علم کے علاوہ عملی زندگی گزارنے کیلئے بھی ضروری تھیں

مکرم سعید سوقیہ صاحب (شام)، مکرم الطیب العبیدی صاحب (تیونس) اور
حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ وعصر کے بعد نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍ستمبر 2019ء بمطابق 6؍تبوک 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ سرے (یوکے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

گزشتہ خطبے میں حضرت عُبادہ بن صامتؓ کا میں ذکر کر رہا تھا جو مکمل نہیں ہوا تھا۔ ان کے بارے میں مزید واقعات و روایات اب بیان کرتا ہوں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی کے کہنے پر اس کے حلیف قبیلہ بنو قُیْنُقاع نے مسلمانوں سے جنگ کی تو حضرت عُبادہؓ بھی عبداللہ بن اُبی کی طرح ان کے حلیف تھے لیکن اس جنگ کی حالت کی وجہ سے یہ اس قبیلے سے الگ ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان کے حلیف ہونے سے بَری ہو گئے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (المائدہ: 52) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی کا ہو رہے گا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 3 صفحہ 506، عُبادہ بن صامت، دار الکتب العلمیہ بیروت، 2005ء)

یہاں یہ واضح کر دوں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کبھی بھی کسی عیسائی یا یہودی کو فائدہ پہنچانے والی بات نہیں کرنی۔ اُن سے تعلقات نہیں رکھنے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ یہودی یا عیسائی جو تمہارے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں ان سے دوستیاں نہ کرو ورنہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُن سے نیکی اور عدل سے نہیں روکتا جو تم سے جنگ نہیں کرتے یا جنہوں نے تمہیں گھروں سے نہیں نکالا چاہے وہ کافر ہیں یا یہود و نصاریٰ میں سے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (الممتحنہ: 9) اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم ان سے نیکی کرو اور ان سے انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

پس یہاں جو واضح کیا گیا ہے، پہلی آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کمزوری اور خوف اور بزدلی کی وجہ سے غیر مسلموں سے تعلقات نہیں رکھنے۔ مقصد یہ ہے کہ تمہارا اللہ تعالیٰ پر توکّل ہونا چاہیے اور اپنی ایمانی حالت کو بہتر کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ ہوگا لیکن ہم آج کل دیکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے مسلمان حکومتیں مدد کے لیے انھی غیر لوگوں کی گودوں میں گر رہی ہیں اور ان سے خوف زدہ بھی ہیں اور غیروں سے مدد لینے کی وجہ سے پھر نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہر ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان کے خلاف ہے۔ یہی لوگ پھر اسلام کی جڑیں کاٹنے والے بھی ہیں۔ بہرحال ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمان حکومتوں کو بھی عقل دے۔ بہرحال اس واقعہ کا ذکر ہو رہا ہے کہ بنو قینقاع نے جب جنگ کی تو اس کے بعد ان کا گھیراؤ کیا گیا۔ جنگ ہوئی اور انہوں نے شکست کھائی۔

سیرت خاتم النّبیینؐ میں اس واقعہ کا مختلف تاریخوں سے لے کر جو ذکر کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ اس جنگ کے بعد جب بنو قینقاع کی شکست ہوئی تو ان کو جلاوطنی کا حکم دیا گیا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب جنگ بدر ہو چکی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو باوجود ان کی قلت اور بے سروسامانی کے قریش کے ایک بڑے جرّار لشکر پر نمایاں فتح دی اور مکے کے بڑے بڑے عمائد خاک میں مل گئے تو مدینے کے یہودیوں کی مخفی آتش حسد جو تھی وہ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا نوک جھونک شروع کر دی۔ مجلسوں میں برملا طور پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ قریش کے لشکر کو شکست دینا کون سی بڑی بات تھی۔ ہمارے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقابلہ ہو تو ہم بتا دیں کس طرح لڑا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک مجلس میں انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر اسی قسم کے الفاظ کہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جنگ بدر کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک دن یہودیوں کو جمع کر کے ان کو نصیحت فرمائی اور اپنا دعویٰ پیش کر کے اسلام کی طرف دعوت دی۔ آپ کی اس پُرامن اور ہمدردانہ تقریر کا رؤسائے یہود نے ان الفاظ میں جواب دیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم شاید چند قریش کو قتل کر کے مغرور ہو گئے ہو اور وہ لوگ لڑائی کے فن سے ناواقف تھے۔ اگر ہمارے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ اور یہود نے صرف اس عام دھمکی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ لکھا ہے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بھی منصوبے شروع کر دیے تھے۔ کیونکہ روایت آتی ہے کہ جب ان دنوں میں طلحہ بن بَرَاء جو ایک مخلص صحابی تھے فوت ہونے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ اگر میں رات کو مروں تو نماز جنازہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود کی طرف سے کوئی حادثہ گزر جائے۔ یعنی آپؐ رات کے وقت جنازے کے لیے تشریف لائیں اور یہود کو آپؐ پر حملہ کرنے کا موقع ملے۔

بہرحال جنگِ بدر کے بعد یہود نے کھلم کھلا شرارت شروع کر دی اور چونکہ مدینے کے یہود میں بنو قینقاع سب سے زیادہ طاقتور اور بہادر تھے اس لیے سب سے پہلے ان ہی کی طرف سے عہد شکنی ہوئی۔ چنانچہ مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینے کے یہودیوں میں سب سے پہلے بنو قینقاع نے اس معاہدے کو توڑا جو ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا اور بدر کے بعد انہوں نے بہت سرکشی شروع کر دی اور برملا طور پر بغض اور حسد کا اظہار کیا اور عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مگر باوجود اس قسم کی باتوں کے مسلمانوں نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کے ماتحت ہر طرح سے صبر سے کام لیا اور اپنی طرف سے کوئی پیش دستی نہیں ہونے دی بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ اس معاہدے کے بعد جو یہود کے ساتھ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر یہود کی دل داری کا خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ یہودی نے حضرت موسیٰ کی تمام انبیاء پر فضیلت بیان کی۔ صحابی کو اس پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے ساتھ کچھ سختی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل بیان کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ ناراض ہوئے اور اس صحابی کو ملامت فرمائی، تنبیہ کی کہ تمہارا کیا کام ہے کہ تم خدا کے رسولوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کرتے پھرو اور پھر آپ نے موسیٰ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے یہودی کی دل داری فرمائی۔ مگر باوجود اس دل دارانہ سلوک کے، نرمی کے سلوک کے، شفقت کے سلوک کے یہودی اپنی شرارت پر ترقی کرتے گئے اور بالآخر یہود کی طرف سے ہی جنگ کا باعث پیدا ہوا اور ان کی جو قلبی، دلی عداوت تھی ان کے سینوں میں سما نہ سکی۔ وہیں نہ رہ سکی بلکہ باہر نکل آئی اور یہ اس طرح پر ہوا کہ ایک مسلمان خاتون بازار میں ایک یہودی کی دکان پر کچھ سودا خریدنے کے لیے گئی۔ بعض شریر یہودیوں نے جو اس وقت اس دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اسے نہایت اوباشانہ طریقے پر چھیڑا اور خود دکان دار نے یہ شرارت کی کہ عورت کے تہ بند کے کونے کو اس کی بے خبری میں کسی کانٹے وغیرہ سے اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا۔ کوئی چیز، کوئی hook لگا ہوا ہوگا یا کانٹا ہوگا۔ کوئی چیز پڑی ہوگی اس سے اس کے کپڑے

کو وہاں ٹانک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ عورت ان کے اوباشانہ طریق کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر لوٹنے لگی تو وہ ننگی ہوگئی، کپڑا اتر گیا۔ اس پر اس یہودی دکاندار اور اس کے ساتھیوں نے زور سے ایک قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگ گئے۔ مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان اس وقت قریب موجود تھا۔ وہ لپک کر موقعے پر پہنچا اور پھر وہاں آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ یہودی دکاندار مارا گیا۔ جس پر چاروں طرف سے اس مسلمان پر تلواریں برس پڑیں۔ انہوں نے حملہ کر دیا اور وہ غیّور مسلمان وہیں ڈھیر ہوگیا۔ وہیں قتل ہوگیا، شہید ہوگیا۔ مسلمانوں کو اس واقعے کا علم ہوا تو پھر ان کی بھی غیرتِ قومی بھڑکی۔ ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور دوسری طرف یہودی جو اس واقعہ کو لڑائی کا بہانہ بنانا چاہتے تھے ہجوم کر کے اکٹھے ہوگئے اور ایک بلوے کی صورت پیدا ہوگئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے رؤسائے بنوقینقاع کو جمع کر کے کہا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ تم ان شرارتوں سے باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ اظہارِ افسوس کرتے، ندامت کرتے، شرمندگی کا احساس کرتے اور معافی طلب کرتے، مانگنے والے بنتے انہوں نے سامنے سے نہایت ہی تکبر سے متمردانہ جواب دیے اور پھر وہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو۔ جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتا لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ بہرحال ناچار آپؐ صحابہ کی ایک جمعیت کو ساتھ لے کر بنوقینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ اب یہ آخری موقع تھا کہ وہ اپنے افعال پر پریشان ہوتے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر گئے تو یہودیوں کو چاہیے تھا کہ جو کچھ انہوں نے زیادتی کی تھی، اس پر پریشان ہوتے اور صلح کی طرف قدم بڑھاتے مگر وہ سامنے سے جنگ پر آمادہ ہوگئے۔ بہرحال جنگ کا اعلان ہوگیا اور اسلام اور یہودیت کی طاقتیں ایک دوسرے کے مقابل پر نکل آئیں۔ اس زمانہ کے دستور کے مطابق جنگ کا ایک طریق یہ بھی ہوتا تھا کہ اپنے قلعوں میں محفوظ ہو کر بیٹھ جاتے تھے اور فریق مخالف قلعوں کا محاصرہ کر لیتا تھا۔ جو حملہ آور ہوتا تھا قلعے کا محاصرہ کر لیتا تھا۔ اُسے گھیر لیتا تھا۔ موقعے موقعے پر گاہے گاہے ایک دوسرے کے خلاف حملے ہوتے رہتے تھے۔ حتٰی کہ یا تو محاصرہ کرنے والی فوج قلعے پر قبضہ کرنے سے مایوس ہو کر محاصرہ اٹھا لیتی تھی، جو گھیراؤ کیا ہوتا تھا وہ ختم کر دیتی تھی اور چلی جاتی تھی اور یہ پھر قلعے کے اندر کے جو لوگ ہوتے تھے، محصورین جو تھے ان کی فتح سمجھی جاتی تھی کہ ان کو فتح ہوگئی اور یا پھر یہ ہوتا تھا کہ محصورین، جو قلعے کے اندر تھے، جو محصور ہوئے ہوئے تھے وہ مقابلے کی تاب نہ لا کر قلعے کا دروازہ کھول کر اپنے آپ کو فاتحین کے سپرد کر دیتے تھے۔ اس موقعے پر بھی بنوقینقاع نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنے قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا، قلعے کو اردگرد سے گھیر لیا اور پندرہ دن تک برابر محاصرہ جاری رہا۔ آخر جب بنوقینقاع کا سارا زور اور غرور ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس شرط پر اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہو جائیں گے مگر ان کی جانوں اور ان کے اہل وعیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو منظور فرما لیا کیونکہ گو موسوی شریعت کی رو سے یہ سب لوگ واجب القتل تھے۔ ایسی صورت میں تو تورات جو موسوی شریعت ہے یہی کہتی ہے کہ یہ لوگ قتل کر دیے جائیں اور معاہدے کی رو سے ان لوگوں پر موسوی شریعت کا فیصلہ ہی جاری ہونا چاہیے تھا مگر اس قوم کا یہ پہلا جرم تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیم وکریم طبیعت انتہائی سزا کی طرف جو ایک آخری علاج ہوتا ہے ابتدائی قدم پر مائل نہیں ہو سکتی تھی۔ ابتدا تھی لیکن دوسری طرف ایسے بدعہد اور معاند قبیلہ کا مدینہ میں رہنا بھی ایک مارِ آستین کے پالنے سے کم نہیں تھا یعنی بغل میں سانپ پالا ہوا ہے۔ آستین میں سانپ پالنے کے برابر تھا خصوصاً جب اوس اور خزرج کا ایک منافق گروہ پہلے سے مدینہ میں موجود تھا اور بیرونی جانب سے بھی تمام عرب کی مخالفت نے مسلمانوں کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فیصلہ ہو سکتا تھا کہ بنوقینقاع مدینے سے چلے جائیں۔ یہ سزا ان کے جرم کے مقابلے میں اور اس کے علاوہ اس زمانہ کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بہت نرم سزا تھی اور دراصل اس میں صرف خود حفاظتی کا پہلو مدّنظر تھا۔ مقصد یہ تھا کہ مدینے کے لوگوں کی، مدینے کے مسلمانوں کی حفاظت ہوجائے ورنہ عرب کی خانہ بدوش اقوام کے نزدیک، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ یہ لکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک تو نقل مکانی کوئی بڑی بات نہیں تھی، پھرتے رہتے تھے، ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتے رہتے تھے۔ خصوصاً جب کسی قبیلہ کی جائیدادیں زمینوں اور باغات کی صورت میں نہ ہوں جیسا کہ بنوقینقاع کی نہیں تھیں، ان کی جائیدادیں تو نہیں تھیں اور پھر سارے کے سارے قبیلے کو بڑے امن وامان کے ساتھ ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر آباد ہونے کا موقع مل جائے۔ چنانچہ بنوقینقاع بڑے اطمینان کے ساتھ مدینہ چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے۔ ان کی روانگی کے متعلق ضروری اہتمام اور نگرانی وغیرہ کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی عُبادہ بن صامتؓ کے سپرد فرمایا، جو ان کے حلیفوں میں سے تھے جن کا ابھی ذکر ہو رہا ہے۔ چنانچہ عُبادہ بن صامتؓ چند منزل تک بنوقینقاع کے ساتھ گئے اور پھر انہیں حفاظت کے ساتھ آگے روانہ کر کے واپس لوٹ آئے۔ مالِ غنیمت جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ صرف جنگی آلات تھے یا جو ان کا پیشہ تھا اس پہ مشتمل آلات تھے اور اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو مسلمانوں نے غنیمت میں لی ہو۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صفحہ 458 تا 460)

اسکے بارے میں سیرت الحلبیہ میں بھی کچھ تفصیل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان یہود کو مدینے سے ہمیشہ کیلئے نکال کر جلاوطن کر دیا جائے۔ ان کو جلاوطن کرنے کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے سپرد فرمائی اور یہودیوں کو مدینے سے نکل جانے کیلئے تین دن کی مہلت دی۔ چنانچہ یہودی تین دن بعد مدینے کو خیر باد کہہ کر چلے گئے۔ اس سے پہلے یہودیوں نے حضرت عُبادہ بن صامتؓ سے درخواست کی تھی کہ ان کو تین دن کی جو مہلت دی گئی ہے اس میں کچھ اضافہ کر دیا جائے مگر حضرت عُبادہؓ نے کہا کہ نہیں۔ ایک منٹ بھی تمہیں مہلت نہیں دی جا سکتی، بڑھائی نہیں جا سکتی۔ پھر حضرت عُبادہؓ نے اپنی نگرانی میں ان کو جلاوطن کیا اور یہ لوگ ملک شام کی ایک بستی کے میدانوں میں جا بسے۔ (السیرۃ الحلبیۃ الجزء الثانی باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، غزوۃ بنی قینقاع، صفحہ 287، دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت عُبادہ بن صامتؓ سے حدیثوں کی بہت ساری دوسری روایات بھی مروی ہیں۔ ایک روایت ان سے یہ ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں اس لیے مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قرآن سکھانے کے لیے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے تھے کہ ان کو لے جاؤ اور قرآن سکھاؤ۔ دینی تعلیم بھی سکھاؤ۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے سپرد کیا۔ وہ میرے ساتھ گھر میں رہتا تھا اور میں اسے اپنے گھر والوں کے کھانے میں شریک کرتا تھا، اسے قرآن پڑھاتا تھا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے لگا تو اس نے خیال کیا کہ اس پر میرا حق بنتا ہے یعنی اس کے رہنے کی وجہ سے اور اتنی خدمت کی وجہ سے اور قرآن سکھانے کی وجہ سے اس کے اوپر میرا کچھ حق بن جاتا ہے۔ چنانچہ اس وجہ سے اس نے مجھے ایک کمان ہدیۃً پیش کی۔ تیر کمان کی کمان تحفۃً پیش کی اور کہتے ہیں کہ وہ ایسی اعلیٰ قسم کی کمان تھی کہ اس سے عمدہ لکڑی اور نرمی میں اس سے بہترین کمان میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ کہتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟ اس طرح وہ مجھے کمان تحفہ دے کر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے کندھوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تم نے لٹکایا ہے۔ یعنی یہ تحفہ جو تم لے رہے ہو وہ یہ اس لیے دے کے گیا ہے کہ تم نے اسے قرآن پڑھایا ہے اور اس طرح یہ تم نے آگ لی ہے جو اپنے کندھوں میں لٹکا رہے ہو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 563، مسند عُبادہ بن صامت حدیث 23146، عالم الکتب بیروت 1998ء)

ایک اَور روایت بھی ہے کہ حضرت عُبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ میں نے اہلِ صفہ میں سے کچھ لوگوں کو قرآن پڑھایا اور لکھنا سکھایا تو ان میں سے ایک شخص نے میرے پاس ہدیہ میں کمان بھیجی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ کوئی مال تو ہے نہیں، کوئی ایسی نقد چیز تو ہے نہیں، سونا چاندی تو ہے نہیں، نہ کوئی کرنسی ہے اور میں اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا۔ ایک کمان ہی ہے ناں، میرے کام آئے گی۔ اگر کبھی جہاد کا موقع ملا تو تیر اندازی کے کام آئے گی۔ اللہ کے رستے میں استعمال ہونی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم آگ کا طوق پہننا پسند کرتے ہو تو اسے قبول کرلو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الاجر علی تعلیم القرآن حدیث 2157)

یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ آگ کا ایک طوق تمہارے گلے میں پہنایا جائے تو ٹھیک ہے لے لو۔ یہ دونوں روایتیں جو ہیں ایک ہی طرح کی ہیں، مختلف جگہوں سے آئی ہوئی ہیں۔ شارحین نے اس روایت سے یہ استدلال کیا ہے کہ گویا کمان قرآن پڑھانے کی اجرت کے طور پر تھی جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ پس وہ لوگ جو انفرادی طور پر قرآن کریم پڑھانے کو ذریعہ آمد بنا لیتے ہیں ان کے لیے بھی اس میں رَہنمائی ہے۔

حضرت راشد بن حُبَیش سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عُبادہ بن صامتؓ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے جب کہ وہ بیمار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون لوگ ہیں؟ تو لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عُبادہ بن صامتؓ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون لوگ ہیں؟ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت عُبادہؓ نے ان سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو۔ چنانچہ لوگوں نے آپؓ کو بٹھایا تو حضرت عُبادہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے سوال کیا ہے کہ شہید کون لوگ ہیں؟ تو جو بہادری اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو وہ شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اس طرح تو پھر میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ کے راستے میں قتل ہو جانا شہادت ہے۔ طاعون کی وجہ سے مر جانا بھی شہادت ہے۔ ایک وبا جو پھیلی ہے اس میں اگر مومن بھی کسی وجہ سے لپیٹ میں آ جاتے ہیں اور وہ اچھے مومن ہیں تو وہ ایسی صورت میں شہادت ہے۔ پھر پانی میں غرق ہو جانا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ہاتھ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 492، مسند راشد بن حبیش، عالم الکتب بیروت 1998ء)

یعنی ایسی عورت جو بچے کی پیدائش کے وقت خون بہنے کی وجہ سے مر جاتی ہے یا نفاس کی حالت میں جو چالیس دن تک رہتی ہے اس عرصے میں بھی بچے کی پیدائش کی وجہ سے اور اسی حالت میں کمزوری کی وجہ سے

فوت ہوجاتی ہے تو فرمایا کہ اسے بھی اس کا بچہ کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔ یعنی بچہ اس کو جنت میں لے جانے کا باعث بن جائے گا۔

جو روایت میں نے بیان کی ہے۔ اس سے ملتی جلتی صحیح بخاری میں درج ایک روایت ملتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ ہیں: طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الشہادۃ سبع سوی القتل حدیث 2829)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طاعون ایک نشان کی صورت میں بتایا گیا تھا۔ اس کے لیے اب یہ نشانی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو ماننے والے لوگ ہیں، صحیح ایمان لانے والے ہیں ان کے اوپر اس کا حملہ نہیں ہوگا۔ اس لیے یہاں ایک بالکل اور صورت بن جاتی ہے لیکن عمومی طور پر اگر وبا پھیلی ہوئی ہے اور ایک مومن ہے اور کامل مومن ہے وہ اگر اس وجہ سے مرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شہید ہے۔

اسماعیل بن عُبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عُبادہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ ہم نے آپؐ سے چستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے اور خوش حالی اور تنگی میں خرچ کرنے پر، امر بالمعروف اور نھی عن المنکر پر، اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنے پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جانوں اور اپنے بیوی بچوں کی طرح آپؐ کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی۔ یہ تمام، ساری باتیں ایسی تھیں جن پر ہم نے بیعت کی تھی جس کے عوض ہمارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔

پس یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت جس پر ہم نے بیعت کی۔ جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ جو ان شرائط کو جس پر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بیعت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔

حضرت معاویہؓ نے ایک دفعہ حضرت عثمان غنیؓ کو خط لکھا کہ حضرت عُبادہ بن صامتؓ کی وجہ سے شام اور اہلِ شام میرے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں۔ اب یا تو آپ عُبادہؓ کو پاس بلا لیں یا پھر ان کے اور شام کے درمیان سے میں ہٹ جاتا ہوں یعنی میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے لکھا کہ آپ حضرت عُبادہؓ کو سوار کروا کے مدینہ منورہ میں ان کے گھر کی طرف روانہ کر دیں۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ نے انہیں روانہ کر دیا اور وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عُبادہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے گھر چلے گئے جہاں سوائے ایک آدمی کے اگلے پچھلوں میں سے کوئی نہ تھا یعنی کہ جس نے صحابہ کو پایا تھا۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو مکان کے کونے میں بیٹھے ہوئے پایا۔ پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اے عُبادہ بن صامتؓ! آپ کا اور ہمارا کیا معاملہ ہے۔ تو حضرت عُبادہؓ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کروائیں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے۔ سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں۔ پس تم اپنے رب کی حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 564-565، مسند عُبادہ بن صامت حدیث 23149-23150، عالم الکتب بیروت 1998ء)

بعض مسائل ہیں جن میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ اور عُبادہ بن صامتؓ میں بھی اس طرح کے بعض ایسے مسائل پہ اختلاف رہتا تھا۔ گذشتہ خطبے میں بھی یہ ذکر ہوا تھا کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا اور کیونکہ حضرت عُبادہ بن صامتؓ اولین صحابہ میں سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست انہوں نے یہ مسائل سنے ہوئے تھے اس لیے بڑے تحدی سے یہ ان کے اوپر عمل کرنے اور کروانے والے ہوتے تھے اور یہی کہا کرتے تھے کہ یہی صحیح ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں جب امیر معاویہ سے یہ اختلاف ہوا تو حضرت عمرؓ نے امیر معاویہ کو کہہ دیا کہ ان سے تم نے کوئی پوچھ گچھ نہیں کرنی۔ جو مسائل یہ بیان کرتے ہیں ان کو کرنے دیا کرو اور جب یہ مدینہ آئے تھے تو ان کو واپس بھیج دیا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب تعظیم حدیث رسول اللہؐ.........الخ حدیث 18)

لیکن حضرت عثمانؓ کے زمانے میں دوبارہ یہ بات ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے ان کو ان حالات کی وجہ سے واپس بلا لیا۔ بہرحال حضرت عُبادہؓ کا ایک مقام تھا۔ وہ بعض باتوں کی تشریح کر سکتے تھے۔ انہوں نے سمجھی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست سنی تھیں اور اس وجہ سے وہ اختلاف کرتے تھے اور بعض معاملات میں بتا بھی دیا کرتے تھے۔ مثلاً لین دین کا معاملہ ہے، بارٹر (barter) کا معاملہ ہے، تجارت کا معاملہ ہے۔ یہ وسیع مضمون ہے یہاں اس وقت بیان نہیں ہوسکتا، اس میں بھی ان کا اختلاف امیر معاویہؓ سے ہوا تھا۔ تو بہرحال ان کے پاس دلائل تھے اور انہوں نے اس کے مطابق اپنی تشریح کی۔ امیر معاویہؓ نے اپنی تشریح کی لیکن ہر ایک کا یہ کام نہیں ہے کہ اس طرح اختلاف کرتا پھرے جب تک قرآن اور حدیث کی واضح نص موجود نہ ہو۔ اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان کیا ہے۔ اس میں بنیادی چیز جو ضروری ہے، یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدود جو ہیں ان سے تجاوز نہیں کرنا، ان کے اندر رہنا ہے۔ بس یہی ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور پھر اطاعت کے دائرے کے اندر رہنا چاہیے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں ولید سے ملا جو حضرت عُبادہ بن صامتؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے والد یعنی حضرت عُبادہؓ کی موت کے وقت وصیت کیا تھی تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے یعنی حضرت عُبادہؓ نے مجھے بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جان لے کہ تُو ہرگز اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ تُو اللہ پر ایمان نہ لائے۔ ایمان کامل ہونا چاہیے۔ اور ہر قسم کے خیر و شر کی تقدیر پر بھی ایمان نہ لائے۔ پس اگر تُو اس کے علاوہ کسی اعتقاد پر مرا تو تُو آگ میں داخل ہوگا۔

(سنن الترمذی ابواب القدر باب اعظام امر الایمان بالقدر حدیث 2155)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حَرام بنتِ مِلحانؓ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے جو حضرت عُبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتیں۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرامؓ کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا اور آپؐ کا سر دیکھنے لگیں، جھسنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ اس کے بعد اسی حالت میں کہ سوئے ہوئے تھے آپؐ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ میری امّت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلے ہوئے ہیں۔ وہ اس سمندر میں سوار ہیں گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ ان بادشاہوں کی طرح ہیں جو تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوں۔ بیان کرنے والے نے شک کیا کہ کون سا لفظ فرمایا تھا۔ بہرحال کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرامؓ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکھا اور سو گئے۔ پھر اس کے بعد آپؐ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلے ہوئے تھے۔ پھر آپؐ نے پہلی دفعہ والی جو بات تھی، جو پہلے بیان ہوچکی ہے وہ دہرائی۔ کہتی تھیں میں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تُو تو پہلے ہی ان لوگوں میں شریک ہوچکی ہے۔ چنانچہ حضرت ام حرامؓ معاویہ بن ابوسفیان کے زمانے میں سمندری سفر میں شامل ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہوگئیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الدعاء بالجہاد والشہادۃ للرجال والنساء حدیث 2788-2789)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرامؓ کے گھر اس لیے جاتے تھے کہ آپؐ کا ایک محرم رشتہ تھا۔ یہ نہیں کہ ان کی بیوی تھیں ان کے گھر چلے گئے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ ام حرامؓ ملحان ابن خالد کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ بنی نجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ انسؓ کی خالہ تھیں اور ان کی والدہ ام سُلَیم کی بہن ہیں یہ دونوں یعنی ام حرام اور ام سلیم دودھ کے رشتے سے یا کسی نسبتی قرابت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں۔

(الاستیعاب جلد 4 صفحہ 1931 مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

امام نووی نے لکھا ہے کہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ام حرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے تکلفی کے ساتھ دوپہر کو بعض دفعہ ان کے ہاں جا کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ لیکن کیفیت محرمیت جو ہے اس میں اختلاف ہے، محرم تو تھیں یہ تو سب مانتے ہیں لیکن کس قسم، کس رشتے داری کی وجہ سے محرم تھیں اس میں بعض نے اختلاف کیا ہے۔ (المنہاج بشرح صحیح مسلم از امام نووی کتاب الامارۃ باب فضل الغزو فی البحر حدیث 1912 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2002ء)

بہرحال کسی نے کسی تعلق سے محرم کہا ہے اور کسی نے کسی تعلق سے۔ حضرت ام حرامؓ جب اسلام لائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے زمانے میں انہوں نے اپنے خاوند عُبادہ بن صامتؓ کے ساتھ جو انصار میں سے تھے اور بڑے جلیل القدر صحابی تھے جن کا ذکر ہو رہا ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں اور سرزمین روم میں پہنچ کر مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک خواب رؤیا دیکھی تھی اس کے مطابق پھر ان کی شہادت بھی ہوئی۔

بخاری کی شرح عمدۃ القاری اور بخاری کی ایک اور شرح ارشاد الساری میں لکھا ہے کہ حضرت ام حرامؓ کی وفات 27 تا 28 ہجری میں ہوئی۔ بعض کے نزدیک ان کی وفات امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی تھی۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور سیرت نگاروں نے اسی کو بیان کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں یہ بحری جنگ ہوئی تھی جس میں حضرت ام حرامؓ کی وفات ہوئی تھی۔ معاویہؓ کے زمانے سے مراد حضرت معاویہؓ کا زمانہ حکومت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ وقت ہے جب حضرت معاویہؓ نے روم کے خلاف ایک بحری جنگ لڑی تھی اور اس جنگ میں حضرت ام حرامؓ بھی اپنے شوہر حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے ساتھ شریک ہوئی تھیں اور اسی بحری جنگ سے واپسی پر حضرت ام حرامؓ کی وفات ہوئی تھی اور یہ واقعہ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت کا ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 14 صفحہ 128، داراحیاء التراث العربی 2003ء)(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری لشھاب الدین القسطلانی جلد 5 صفحہ 230، دارالفکر بیروت 2010ء)

جُنادہ بن ابوامیہ سے مروی ہے کہ جب ہم حضرت عُبادہؓ کے پاس گئے تو وہ بیمار تھے۔ ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ آپ کو صحت دے۔ آپ کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تا کہ اللہ آپ کو نفع پہنچائے۔ آپؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپؐ کی بیعت کی۔ آپؐ نے جن باتوں کی بیعت ہم سے لی وہ باتیں یہ تھیں کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ ہم اپنی خوشی اور اپنے غم اور اپنی تنگ دستی اور خوش حالی اور اپنے اوپر ترجیح دیے جانے کی صورت میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور حکومت کے لیے حاکموں سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ حکومت کے لیے حاکموں سے جھگڑا نہیں کریں گے لیکن اعلانیہ کفر پر جس پر اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔ (صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَتَرَوْنَ بَعْدِی اُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا حدیث 7055-7056)

سوائے اس کے کہ اعلانیہ کفر پر مجبور کیا جائے۔ واضح باتیں ہوں تو وہاں اَور بات ہے۔ اور وہ بھی اگر اختیارات ملتے ہیں تب۔ صُنَابِحِیّ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا جبکہ وہ موت کے قریب تھے۔ میں رو پڑا تو انہوں نے کہا ٹھہرو کیوں رو رہے ہو؟ خدا کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی جائے تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا حق دیا گیا تو میں تمہاری شفاعت کروں گا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو میں تجھے فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہر حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جس میں تمہارے لیے بھلائی تھی وہ مَیں نے تمہارے سامنے بیان کر دی ہے سوائے ایک حدیث کے جو میں آج تمہیں بتاؤں گا جبکہ میں موت کی گرفت میں ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی یعنی وہ مسلمان ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللہ بالایمان وھو غیر شاک فیہ...... حدیث 29)

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے ہمیں بعض ایسی باتیں پہنچائیں جو ہمارے لیے روحانی علم کے علاوہ عملی زندگی گزارنے کے لیے بھی ضروری تھیں۔

اب میں کچھ مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کی نمازِ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ جن میں سے پہلے سعید سوقیہ صاحب سیریا کے ہیں۔ 18 ر اپریل کو ان کی وفات ہوئی تھی اور بہرحال اطلاع دیر سے آئی تھی تو ان کا جنازہ لیٹ پڑھا جا رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم شام کی جماعت کے نہایت مخلص اور قدیم ممبران میں سے تھے۔ انہوں نے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیا تھا۔ بچپن سے ہی قواعد تجوید اور قراءت القرآن کے ماہر تھے۔ اکثر احمدی احباب کو تجوید القرآن پڑھاتے تھے۔ محترم منیر الحصنی صاحب آپ پر بڑا اعتماد کیا کرتے تھے۔ انہوں نے قانون کی تعلیم حاصل کی لیکن وکالت کا پیشہ اچھا نہیں لگا اور پھر انہوں نے ٹیچنگ (teaching) کی لائن اختیار کر لی اور پھر پورے ملک میں نمایاں اساتذہ میں ان کا شمار ہوا۔ ملک کے مختلف علاقوں میں پڑھایا اور ہیڈ ماسٹر کے عہدے تک ترقی کی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ ہر کسی کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ چند سال قبل جب عربک ڈیسک نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب دوبارہ نشر کیں، ترجمہ کر کے پھیلائیں تو جو جو ہوئی تھیں آپ نے سب کا مطالعہ کیا اور کہا کرتے تھے کہ اتنا لمبا عرصہ احمدی رہنے کے بعد اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل میں کیا فرمایا ہے۔ اب پہلی دفعہ مجھے جماعت کی حقیقت معلوم ہو رہی ہے۔ اب میں حقیقی اسلام احمدیت کے بارے میں نئے سرے سے معلومات حاصل کر رہا ہوں اور آپ کے اخلاق اور حسنِ معاشرت اور سخاوت اور خودداری اور عزتِ نفس اور بغیر کسی معاوضے کی خواہش کے دوسروں کی مدد جیسے خصائل آپ کا ہر جاننے والا بیان کرتا ہے اور ان سے بہت متاثر تھا اور ہر جاننے والا آپ سے انہی خصائل کی وجہ سے محبت کرتا تھا۔ اپنے کام میں مگن رہنے والے تھے۔ ہنس مکھ تھے۔ مہربان باپ تھے۔ مخلص خاوند تھے۔ آپ کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ نمازوں اور عبادات کے پابند تھے۔ جب بھی کوئی رقم ملتی چندہ ادا کرتے۔ بسا اوقات ساری رقم ہی چندے میں دے دیتے۔ پس ماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے محمد صاحب اور چھوٹے بیٹے جلال الدین صاحب احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کے حق میں ان کی دعائیں بھی قبول فرمائے اور باقی اولاد کو بھی حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم الطیب العبیدی صاحب تیونس کا ہے۔ 26 ر جون کو 70 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اپنے علاقے میں اکیلے احمدی تھے نہایت مخلص اور جماعت اور امامِ وقت سے بہت محبت کرنے والے، خلافت سے محبت کرنے والے۔ اپنی ساری عمر تقریباً مساجد میں گزاری۔ قرآن کے عاشق تھے۔ بہت زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والے انسان تھے۔ جماعت کا تعارف ہونے پر بغیر دیر کیے مرکز پہنچے اور فوراً بیعت کر لی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے عاشق تھے۔ جمعہ کی ادائیگی کے لیے تقریباً پانچ گھنٹے ریل گاڑی کا سفر کر کے مرکز میں پہنچتے تھے۔ بہت بہادر انسان تھے۔ جس سے بھی ملتے احمدیت کا تعارف کرواتے۔ اپنے خاندان اور معاشرے کی طرف سے ان پر بڑا دباؤ تھا لیکن یہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ بیعت کے پہلے دن ہی دل کھول کر چندہ دینا شروع کر دیا۔ جب انہیں نظامِ وصیت کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً وصیت کر لی۔ نوجوانوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی بہت تلقین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ انفاق فی سبیل اللہ کی برکت سے میرے مال میں بہت برکت پڑی ہے۔ مرحوم کو حج بیت اللہ کی بھی توفیق ملی۔ جماعت اور خلافت کے آپ عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کی دعائیں اور نیک تمنائیں ان کی اولاد کے حق میں اور قریبیوں کے حق میں قبول فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرمہ محترمہ امۃ الشکور صاحبہ کا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ 3 ر ستمبر کو ان کی وفات 79 سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جیسا کہ میں نے بتایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بیٹی تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں اور ننھیال کی طرف سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ اپریل 40ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ پھر بی۔ ایڈ لاہور سے کیا۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ ان کی پہلی شادی جو نواب عبداللہ خان صاحب کے بیٹے شاہد خان صاحب سے ہوئی تھی ان سے ان کی اولاد ہے جن میں دو لڑکے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عامر احمد خان واقفِ زندگی ہیں اور تحریک جدید میں اس وقت کام کر رہے ہیں۔ ان کے دو نواسے بھی اس وقت جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری شادی ان کی ڈاکٹر مرزا لئیق صاحب سے ہوئی تھی۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کو بڑی جماعتی خدمات تو نہیں لیکن عمومی طور پر مختلف رنگ میں ان کو مختلف جماعتی اداروں میں یا لجنہ کے شعبوں میں کام کرنے کی توفیق ملی اور ہر ایک لکھنے والے نے یہی لکھا ہے کہ بڑے تعاون سے اور بڑی عاجزی سے یہ ہمارے ساتھ کام کرتی تھیں۔ لکھنے پڑھنے کا بھی ان کو شوق تھا تو انہوں نے حضرت اماں جان کی سیرت بھی لکھی ہے۔ پھر ایک دوسری کتاب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی لکھی ہے کہ 'مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی'۔ پھر یہ تیسری کتاب بھی جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیگم حضرت بوزینب صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت اور سوانح پر مشتمل ہے انہوں نے لکھی جس کا مسودہ مکمل ہو گیا ہے لیکن حالات کی وجہ سے اشاعت نہیں ہو سکی۔ تو یہ ان کی تین کتابیں بھی ہیں لجنہ کے لیے ایک اچھا لٹریچر ہے۔

ان کی نواسی ملاحت کہتی ہیں کہ میری نانی ہمیشہ یہ کہا کرتی تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ مسکراتے رہا کرو کیونکہ یہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ کہتی ہیں کہ میں نے ان کو آخری بیماری میں بھی دیکھا کہ مسکرا کر دیکھتی تھیں اور تکلیف میں بھی مسکراتی رہتی تھیں۔ ان کی بیماری کافی تکلیف دہ تھی۔ آخر میں پتا لگا کہ کینسر ہے لیکن بڑے حوصلے اور صبر سے انہوں نے برداشت کیا۔ یہ حضرت خلیفہ ثالثؒ بھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے ہر تکلیف بڑی صبر سے برداشت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں اور ان کی اگلی نسل کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وفا کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہاں ایک اَور (بات) ہے کہ آج کیونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لیے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع ہوں گی۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''حصولِ دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ر اپریل 2015)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو. پی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 جنوری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت طفیل بن حارثؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طُفَیل بن حارث کا تعلق قریش سے تھا اور آپ کی والدہ کا نام سُخَیْلَہ بنت خُزَاعِی تھا۔ حضرت طُفَیل اپنے بھائی حضرت عُبَیدۃ اور حُصَین کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ آپ غزوۂ احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شامل ہوئے۔ ان کی وفات بتّیس ہجری میں ستر سال کی عمر میں ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیم بن عمر انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُلَیم بن عَمْرو اَنْصَارِی کی والدہ کا نام اُمِّ سُلَیم بنت عَمْرو تھا۔ آپ کا تعلق خَزرج کے خاندان بنوسَلَمَہ سے تھا۔ آپ نے عَقَبَہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ غزوۂ احد کے موقع پر ان کی شہادت ہوئی اور آپ کے ساتھ آپ کے غلام عَنْتَرَہ بھی تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سُلَیم بن حارث اَنْصَارِیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُلَیم بن حارث اَنْصَارِی کا تعلق قبیلہ خَزرج کے خاندان بنو دِینار سے تھا اور ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ خاندان بَنُو دِینار کے غلام تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ضَحّاک بن حارِث کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور غزوۂ اُحُد میں شہادت کا رتبہ پایا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سُلَیم بن مِلحان انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُلَیم بن مِلْحَان اَنْصَارِی کی والدہ مُلَیْکَہ بنتِ مَالِک تھیں۔ آپ حضرت انس بن مالک کے ماموں اور اُمِّ حَرَام اور اُمِّ سُلَیم کے بھائی تھے۔ اُمِّ حَرَام حضرت عُبَادۃ بن صامِت کی اہلیہ تھیں جبکہ اُمِّ سُلَیم حضرت ابوطلحہ اَنْصَارِی کی اہلیہ تھیں اور ان کے صاحبزادے حضرت انس بن مالک خادم رسولؐ تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر اور احد میں اپنے بھائی حضرت حَرَام بن مِلْحَان کے ساتھ شرکت کی تھی اور آپ دونوں ہی واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقعہ بئر معونہ کی کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صَفَر کے مہینے میں بئر معونہ کا سریہ ہوا۔ عامِر بن جعفر نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ اگر آپؐ اپنے اصحاب میں سے چند آدمی میرے ہمراہ میری قوم کے پاس بھیج دیں تو امید ہے کہ وہ آپ کی دعوت کو قبول کر لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اہلِ نجد اِن کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی ان کے سامنے آیا تو مَیں ان کو پناہ دوں گا۔ رسول اللہؐ نے ستّر نوجوان جو قرآن کریم کے قاری تھے اس کے ساتھ بھجوائے اور حضرت مُنْذِر بن عَمْرو السَّاعِدِی کو انکا امیر بنایا۔ جب یہ لوگ بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے پہلے حضرت حَرَام بن مِلْحَان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے کر عامِر بن طُفَیل کے پاس بھیجا۔ اس نے رسول اللہؐ کا پیغام پڑھا ہی نہیں اور حضرت حَرَام بن مِلْحَان کو شہید کر دیا۔ جب حضرت حَرَام کے آنے میں دیر ہوئی تو مسلمان ان کے پیچھے آئے۔ کچھ دور جا کر ان کا سامنا اس جتھے سے ہوا جو حملہ کرنے کے لئے آ رہا تھا۔ جنگ ہوئی اور رسول اللہؐ کے اصحاب شہید کر دیئے گئے۔

سوال حضرت سلیم بن ملحان اور حکم بن کیسان نے بئر معونہ کے مقام پر گھر جانے کے بعد کیا دعا کی۔

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُلَیم بن مِلْحَان اور حَکَم بن کَیْسَان کو جب گھیر لیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں ملتا جو ہمارا سلام تیرے رسول کو پہنچا دے۔ لہٰذا تُو ہی ہمارا سلام پہنچا۔ جب رسول اللہؐ کو جبرئیل نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا وَعَلیھِم السَّلَام۔ مُنْذِر بن عَمْرو سے ان لوگوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر انہوں نے انکار کیا۔ وہ حضرت حَرَام کی جائے شہادت پر آئے۔ ان لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھ گئے تا کہ مر جائیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیم بن قیس انصاری کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُلَیم بن قَیس اَنْصَارِی کی والدہ کا نام اُمِّ سُلَیم بنت خالد تھا۔ حضرت خولہ بنت قَیس کے بھائی تھے جو حضرت حمزہ کی بیوی تھیں۔ آپ نے غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ثابت بن ثعلبہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ثابت بن ثَعْلَبہ کی والدہ کا نام اُمِّ اُنَاس بنت سَعْد تھا۔ آپ کے والد ثَعْلَبہ بن زید تھے۔ حضرت ثابت بن ثَعْلَبہ کی اولاد میں عبد اللہ اور حارِث شامل ہیں۔ ان سب کی والدہ اُمَامَہ بنت عثمان تھیں۔ حضرت ثابت ستر انصار صحابہ کے ہمراہ بیعت عَقَبَہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ غزوۂ بدر، احد، خندق، صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر، فتح مکہ اور غزوۂ طائف میں بھی شامل تھے۔ آپ نے غزوۂ طائف کے روز ہی جام شہادت نوش کیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر بن عبداللہ بن رِئاب کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ بن رِئَاب کا شمار ان چھ انصار میں کیا جاتا ہے جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

سوال بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل کن چھ انصار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہؐ سے مکہ میں ملاقات ہوئی جن کی تعداد چھ تھی۔ وہ چھ اصحاب یہ تھے اَسْعَد بن زُرَارَہ۔ عوف بن حارث۔ رَافِع بن مالِک بن عَجْلَان اور قُطْبَہ بن عامِر بن حَدِیْدَۃ اور عُقْبَہ بن عامِر نابی اور جابر بن عبداللہ بن رِئَاب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے وفد کی کن الفاظ میں بیعت لی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جن الفاظ میں بیعت لی وہ یہ تھے کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔

سوال بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ دیکھو اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ، سچائی کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہو گی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ وہ جس طرح چاہے گا پھر تمہارے سے سلوک کرے گا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت منذر بن عمرو بن خنیس کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُنْذِر بن عَمْرو بن خُنَیس کا لقب تھا مُعْنِقٌ لِیَمُوْتَ یا مُعْنِقُ لِلْمَوْتِ یعنی آگے بڑھ کر موت کو گلے لگانے والا۔ آپ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوساعِدہ سے تھے۔ بیعتِ عَقَبَہ میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے حضرت مُنْذِر بن عَمْرو اور حضرت سعد بن عُبَادۃ کو ان کے قبیلہ بنو ساعدہ کا نقیب مقرر فرمایا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت مُنْذِر پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضورؐ نے حضرت مُنْذِر اور حضرت طُلَیب بن عُمَیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوۂ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ سیرت خاتم النبیینؐ میں مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ آپ قبیلہ خزرج کے خاندان بنوساعِدہ سے تھے اور ایک صوفی مزاج آدمی تھے۔ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حرام بن ملحانؓ کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں مُنْذِر بن عَمْرو اَنْصَارِی کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ جب یہ لوگ بئرِ معونہ مقام پر پہنچے تو حَرَام بن مِلْحَانؓ جو انس بن مالکؓ کے ماموں تھے آنحضرتؐ کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامِر کے رئیس عَمْرو بن طُفَیل کے پاس گئے اور باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حَرَام بن مِلْحَان عامِر بن طُفَیل اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر آؤ بھگت کی لیکن پھر جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگ گئے تو بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حملہ کر کے ان کو نیزہ مار کر وہیں شہید کر دیا۔ اس وقت حَرَام بن مِلْحَان کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ۔ یعنی اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت معبد بن عبادؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مَعْبَد بن عَبَّاد کی کنیت ابوحُمَیْضَہ تھی۔ آپ کے والد تھے عَبَّاد بن قُشَیر۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنوسالم بن غَنْم بن عوف سے تھا۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عدی بن ابی زغبا انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عَدِی بن اَبِی زَغْبَاء اَنْصَارِی کی ولدیت سِنان بن سُبَیع تھی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عَدِی کے والد ابی زَغْبَاء کا نام سِنان بن سُبَیع بن ثَعْلَبہ تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جُھَیْنَہ سے تھا۔ غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت سعدؓ مولیٰ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد مولیٰ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ کا تعلق بنوکَلْب کے قبیلے سے تھا۔ آپ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اہل فارس میں سے تھے۔ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ حضرت سَعْد حضرت حاطب بن ابی بَلْتَعہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کے بیٹے عبداللہ بن سعد کا انصار کے ساتھ وظیفہ مقرر فرمایا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851 9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ دَورہ حضور انور از صفحہ 2

ارسلان احمد طاہر (جرمنی)
M.Sc in Construction & Real Estate Managment

نوید خان ملک (جرمنی)
B.Sc in Software Engineering

سرمد احمد باجوہ (جرمنی)
B.Sc in International Business Information Systems

کلیم احمد (جرمنی)
B.A in Business Informatics

ذیشان اجمل (جرمنی)
B.A in Public Adminstration & Police Managment

فواد الدین احمد (جرمنی)
Bachelor of Enginerring in Electrical Engineering

صفوان خالد (جرمنی)
Bachelor of Engineering in Urban Planning

محمد ہیوبش (جرمنی)
B.A in Social Works

اسامہ احمد (جرمنی)
B.Sc in Physics

نوید احمد (جرمنی)
B.A in Business Administration

احمد کامران لون (جرمنی)
B.A in Business Administration

حمزہ علی ملک (جرمنی)
B.A in Film & T.V

نبیل احمد (جرمنی)
B.Sc in Business Adminstration

عامر خان (جرمنی)
A - Level Abitur

یونس لطیف حیٔ (جرمنی)
A - Level Abitur

شاہ زین منصور (پاکستان)
Masters in Mechanical Engineering

جواد ظفر (بلجیم)
M.Sc in Architecture

عمار احمد (جرمنی)
M.Sc in Management of Innovation

سید عبد الصمد (فن لینڈ)
M.Sc in Information Technology

صہیب احمد (ترکی)
M.Sc in Data Science

شہر یار احمد ملک (سوئٹزرلینڈ)
M.A in Business Management

مسرور احمد قمر (لیتھوانیا)
Bachelor of Nursery in General Practice Nursing

عدیل احمد (جرمنی)
B.Sc (Honours) in Mechatronics Engineering

رئیس احمد (فن لینڈ)
Bachelor of Nursing in Social & Health Care

کاشف محمود ورک (سویڈن)
Bachelor in History of Religion

عمر تنویر بٹ رمیض (سپین)
A - Levels

حمزہ حیات (سویڈن)
International Baccalaureate Bilingual Diploma

مرزا ایقان (برکینا فاسو)
Baccalaureate F.A

خاقان احمد عارف (بینن)
Baccalaureate

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد پانچ بجکر 18 منٹ پر حضور انور نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ احزاب کی آیت 22 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غیر مسلم دنیا یا مغربی دنیا یا ترقی یافتہ دنیا میں جو مسلمانوں کے متعلق تحفظات پائے جاتے ہیں وہ ان کی اسلامی تعلیم کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے زیادہ ہیں اور اس پر بعض مسلمانوں کے اسلام کے نام پر شدت پسند عمل اور دہشت گردی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے عمل نے مزید ان کے ذہنوں میں راسخ کر دیا ہے کہ اسلام ہے ہی دہشت گردی کا مذہب۔ آج اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلامی تعلیم کے بارے میں غلط تاثر کو زائل کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت کے سپرد کیا ہے۔ پس اس کے لیے ہر احمدی کو بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے لوگ تو پریس اور میڈیا کی خبروں کو سن کر سمجھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں یعنی جو پریس کہہ رہا ہے وہی سو فیصد سچ ہے۔ مذہب سے دلچسپی ویسے ہی عمومی طور پر دنیا کی اکثر آبادی کو نہیں ہے۔ پس ان حالات میں بڑی سخت محنت اور مسلسل کوشش سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتانا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کا اصل مقصد تو عبادت قرار دیا ہے۔ ہمارے آقا و مطاع نے ہمیں صرف یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تمہاری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اس لیے عبادت کی طرف ہر مومن کو توجہ کرنی چاہیے اور وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے بلکہ آپ نے اپنی عبادت کے معیار قائم کر کے ہمارے سامنے پیش کیے ہیں جن کی قبولیت کی سند بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیۡ یَرٰىکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ○ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ یعنی جو دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جس کے دل میں انسانیت کے لیے درد کی یہ کیفیت ہو وہ کیا کبھی ظلم کر سکتا ہے؟ یقیناً نہیں! آپ نے تو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت اور اس کے لیے درد میں زندگی کا ہر لمحہ قربان کیا۔ آپ کی عبادت کی کیفیت دیکھنے کا بعض دفعہ صحابہ کو بھی موقع مل جاتا تھا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس وقت شدتِ گریہ وزاری کے باعث آپ کے سینے سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔ یہ دعائیں کیا تھیں؟ یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی دعائیں تھیں۔ یہ امت کے لیے دعائیں تھیں۔ یہ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لیے دعائیں تھیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اس وقت بھی انقلاب پیدا کیا اور صدیوں کے مردے زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بن گئے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے قبولیت کا درجہ پاتے ہوئے اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو اس بگڑے ہوئے زمانے میں اسلام کی احیائے نو کے لیے بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج یہ ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس اسوے پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ سجدے کریں جو صرف ہمارے ذاتی مقاصد کے لیے نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کیلئے ہوں۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کیلئے ہوں۔ انسانیت کو اپنے پیدا کرنیوالے خدا کے قریب لانے کیلئے ہوں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کی حالت ہے تو اس بارے میں بھی آپ کے نمونے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ وَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا یعنی اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہر موقعے پر یہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں بلکہ مرض الموت کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس چیز کی فکر تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسی حالت میں مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں جس میں ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کرنے کا شبہ پیدا ہو سکتا ہو۔ چنانچہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس آپ نے سات یا آٹھ دینار رکھوائے۔ آخری بیماری میں فرمایا کہ عائشہ وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ وہ صدقہ کر دو۔ پھر حضرت عائشہ کسی کام میں مصروف ہو گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دوبارہ ہوش آئی تو پوچھا کہ وہ صدقہ کر دیا۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ ابھی نہیں کیا۔ آپؐ نے ان کو بھیجا کہ جاؤ ابھی جاؤ اور میرے پاس لے کے آؤ۔ آپؐ نے وہ دینار منگوا کر اپنے ہاتھ پر رکھ کر گنے اور پھر فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار صدقہ کر دیئے لیکن آپ نے دوسروں کو یہ نصیحت فرمائی کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا نبی اور محبوب ہوں، یہ میرے ساتھ سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تم توکل بھی کرو لیکن اپنی اولاد کو فقر اور ابتلا سے بچانے کے لیے ان کے لیے اگر تمہارے پاس کوئی جائداد ہے یا کوئی رقم ہے تو چھوڑ کر جاؤ۔ 1/3 حصہ سے زیادہ کی وصیت کی اجازت نہیں دی اور اللہ تعالیٰ نے اس لیے قرآن کریم میں تفصیل سے وراثت کا طریق بھی بتا دیا لیکن ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابن آدم کے دل کی ہر وادی میں ایک گھاٹی ہوتی ہے۔ ہر انسان کے دل میں ایک گھاٹی ہے، ایک وادی ہے اور جس کا دل ان سب گھاٹیوں کے پیچھے لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کون سی وادی اس کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اسے ان سب گھاٹیوں سے بچا لیتا ہے۔ پس اسلام دنیا کے کاموں کی بھی اجازت دیتا ہے لیکن رات دن صرف جائدادیں بنانے اور دنیا کے کاموں میں مبتلا رہنے سے منع کرتا ہے اور بنیادی چیز جس کی طرف توجہ دلاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس پر توکل ہے اور جب یہ ہو تو دنیاوی مشکلات سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اعلیٰ اخلاق کا ایک وصف شکر گزاری ہے۔ اس وصف کے اعلیٰ معیار کا ہمارے آقا و مطاع کا نمونہ اور اسوہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت اس بات کی تلاش رہتی تھی کہ کس طرح خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ بنیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے، اس مقصد کے لیے آپ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! تو مجھے اپنا شکر بجا لانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنا دے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیری وصیت کو یاد کرنے والا ہوں۔ کیا ہی عاجزی کا مقام ہے۔ دنیا کا سب سے زیادہ شکر گزار یہ دعا کر رہا ہے کہ میں سب سے زیادہ شکر گزار بنوں۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھ کر کھا رہے تھے اور فرماتے تھے یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے اور اس پر شکر گزاری فرما رہے تھے۔ اکثر یہ ہوتا کہ سرکے سے یا پانی سے ہی روٹی تناول فرماتے اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہوتے۔ آج کل ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اعلیٰ کھانا بھی میسر آتا ہے اور پھر بھی ہزار نخرے ہوتے ہیں۔ گھروں میں بعض ناچاکیاں اسی وجہ سے

پیدا ہو رہی ہوتی ہیں کہ بیوی نے اچھا کھانا نہیں پکایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ایک خلق امانت کی ادائیگی ہے اور عہد کی پابندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے ایک یہودی سردار کا ملازم جو جانور چرانے والا تھا جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقے میں آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو اب مسلمان ہو گیا ہوں، میں بالکل واپس جانا نہیں چاہتا۔ واپس جاؤں گا تو میرے ساتھ ظلم بھی ہو گا۔ یہ بکریاں میرے پاس ہیں ان کا اب میں کیا کروں۔ یہ یہودی کا ریوڑ ہے ان کا مالک یہودی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف پھیر کر ہانک دو وہ خود اس کے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ہوا اور قلعہ والوں نے وہ بکریاں لے لیں۔ یہ ہے وہ اعلیٰ ترین مثال امانت اور دیانت کی کہ جنگ کی صورت ہے، دشمن کا مال ہاتھ آیا ہے لیکن مسلمان ہونے والے کو پہلا سبق آپ نے یہ دیا کہ ایک مسلمان کا امانت اور دیانت کا معیار بہت بلند ہونا چاہیے۔ اس مال پر نہ تمہارا کوئی حق ہے نہ ہمارا۔ اسے اس کے مالکوں کو لوٹا دو۔ آج کل کے اس ترقی یافتہ معاشرے میں جنگ کی صورت میں کہیں بھی دنیا میں آپ کو یہ معیار نظر نہیں آئیں گے جو اسلام پر اور اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں وہی سب سے زیادہ اس خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عہد کی پابندی کا حال ہے کہ دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عہد کے پابند ہیں۔ ہرقل کے دربار میں ابوسفیان کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ آج تک اس شخص نے ہمارے ساتھ بدعہدی نہیں کی۔ پھر صلح حدیبیہ میں جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا آتا ہے جو مسلمان ہونے کی وجہ سے زنجیروں میں جکڑا گیا ہے اور پناہ طلب کرتا ہے لیکن اس کا باپ جو مسلمان نہیں ہے وہاں موجود ہے۔ وہ آپ سے کہتا ہے کہ اب ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے کہ ہمارا کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہیں جائے گا۔ اس لیے آپ اسے ساتھ نہیں لے جا سکتے چاہے وہ آپ کی پناہ میں آنے کے لیے بھیک مانگ رہا ہے۔ وہ شخص بہتیرا شور مچاتا ہے کہ کیا میں کافروں میں واپس کر دیا جاؤں گا تا کہ وہ مجھے تکلیفیں پہنچائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں ہاں اب معاہدہ ہو گیا ہے حالانکہ اس وقت معاہدہ ابھی لکھا جا رہا تھا، شرائط لکھی گئی تھیں لیکن فائنل نہیں تھیں۔ شرائط پر دستخط ہونے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ لکھا گیا ہے اس لیے بڑے مقصد کی خاطر اور اس معاہدے کی خاطر تمہیں قربان ہونا پڑے گا لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی فرما دیا، اسے خوشخبری بھی دے دی۔ تم واپس جاؤ، تم چند روز صبر کرو، میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی پیدا کر دے گا۔ آج میں اس معاہدے کی وجہ سے مجبور ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہم بدعہدی نہیں کرتے۔ تو یہ معیار تھے آپ کے معاہدوں کی پابندی کے۔ آج کل کی دنیا دار حکومتیں تو اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ آج ایک معاہدہ ہوتا ہے اور کل وہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہمارے معاہدوں کی پابندی کے اپنے معیار کیا ہیں۔ اپنی روز مرہ زندگی میں ہمیں اپنی مثالیں دیکھنی چاہئیں۔ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اس کی مثال دیکھیں کہ کیا عہدوں کی پابندی ہم کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ ؤالہ وسلم نے تو گھریلو زندگی میں بھی عہد کی پابندی کے متعلق فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلق قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز بھی دنیا کو بیان کرتا پھرے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ یہ گھٹیا حرکت کرتے ہیں۔ نہایت ذلیل اور کمینی حرکت کرتے ہیں اور پھر لوگوں کو صرف زبانی ہی نہیں بتاتے بلکہ وٹس ایپ پر اور دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے ٹویٹر کے ذریعہ سے اس بات کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ یہ یقیناً سب سے بڑے خائن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور اگر علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں تو تب بھی یہ حق نہیں ہے کسی کو کہ ایک دوسرے کا راز باہر نکالے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں ضرور پوچھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عاجزی ایک بہت بڑا خلق ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں، کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ فضول باتیں نہیں کرتے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا اسوہ کیا تھا؟ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری بہت زیادہ تعریف نہ کرو جس طرح عیسائی ابن مریم کی کرتے ہیں۔ میں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم مجھے صرف اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھیں کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کا ایک جزو لازم قرار دیا جس کے بدوں مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ گھریلو زندگی میں بھی آپؐ کی عاجزی اور گھر والوں کی مدد کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام میں مدد فرماتے تھے۔ آپؐ کپڑے خود دھو لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔ خود اونٹ کو باندھتے تھے۔ پانی لانے والے جانوروں کو خود چارہ ڈالتے تھے۔ بکری خود دوہتے تھے۔ اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے۔ خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے حتی کہ اس کے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے تھے۔ بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر آپؐ نے فرمایا پس تم سیدھے رہو تم سیدھے رہو اور شریعت کے قریب رہو اور صبح اور شام اور رات کے اوقات میں عبادت کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ عبادت کرو اور درمیان کا رستہ اختیار کرو۔ میانہ روی ہر معاملے میں ضروری ہے۔ دنیا داری میں نہ پڑ جاؤ۔ دنیا داری کا جائز اختیار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے لیکن میانہ روی ہونی چاہیے۔ خدا نہ بھول جائے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں وہاں اس کی طرف توجہ کرو۔ جو کاروبار ہے اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے جو حق ہیں وہ ادا کرنے کی کوشش کرو لیکن دنیا داری خدا تعالیٰ کے حق کے مقابلے پہ نہیں ہونی چاہیے۔ دین دنیا پر ہمیشہ مقدم ہونا چاہیے۔ اب یہ جب ہو گا تو آپ نے فرمایا تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم تمہیں مل جائے گا۔ فضل مل جائے گا۔ پس جہاں اس بات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف کا بھی اظہار ہو رہا ہے اور فرمایا کہ جب میرا یہ حال ہے تو تم لوگوں کو کس قدر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کا رحم مانگنے کی فکر کرنی چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بناتا ہے اور ہمیں یہ نہیں پتا کہ کس ذریعہ سے قبول کیے جائیں گے اس لیے اس رحم اور فضل کو حاصل کرنے کے لیے اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔ تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورے میں اس چیز کے انتہائی کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر یہ عظیم الشان نبیؐ دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح ابن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صل وسلم وبارك علیه واٰله واصحابه اجمعین واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کامل نبی کی امت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس خوبصورت اور روشن چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کر کے دنیا کے اندھیروں کو دور کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

واقفین نو کو دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28؍اکتوبر 2016)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ شاہ پور (کرناٹک) میں مورخہ 19 راگست 2019 کو بعد نماز مغرب مکرم عبدالغفور صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعدہ عزیزہ شمائلہ عنبر، حاشم احمد، سرفراز احمد، نبیلہ احمد، قرۃ العین، رافعہ مصطفیٰ، ماہرہ اور رافعہ ناصر نے ایک نعت ترانے کی صورت میں پڑھی۔ بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور ضلع یادگیر کرناٹک)

ہفتہ قرآن کریم

ہفتہ قرآن مجید قادیان دارالامان: مورخہ 27 جولائی تا 1 راگست 2019 لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے قادیان کے مختلف حلقہ جات میں ہفتہ قرآن کریم کے اجلاسات منعقد کیے گئے۔ یکم اگست 2019 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں اختتامی اجلاس مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی صاحب قاضی سلسلہ نے بعنوان ''عائلی زندگی کے متعلق قرآنی تعلیمات وہدایات'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حافظ نعیم احمد پاشا، سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی قادیان)

ہفتہ قرآن مجید چنتہ کنٹہ: جماعت احمدیہ محبوب نگر صوبہ تلنگانہ کی جماعتوں میں موخہ 14 تا 21 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ چنتہ کنٹہ کی احمدیہ مسجد فضل عمر میں بعد نماز مغرب جلسے منعقد ہوئے۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن کریم کے احکامات اور پاکیزہ تعلیمات کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔ ان اجلاسات میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ وناصرات نے بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔

(طیب احمد خان، مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر تلنگانہ)

ہفتہ قرآن مجید شاہ پور: جماعت احمدیہ شاہ پور (کرناٹک) میں مورخہ 28 جولائی تا 8 راگست 2019 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ بچوں اور بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح ساتوں دن اجلاس منعقد ہوا۔

(ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور یادگیر)

حلقہ دارالسلام قادیان میں واقفین وواقفات نو کا تربیتی اجلاس

مورخہ 7 ستمبر 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مسجد مسرور میں واقفین وواقفات نو حلقہ کوٹھی دارالسلام کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جسکی صدارت مکرم مولوی حافظ شریف الحسن صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم سید تنزیل احمد نے کی۔ عزیزم حاشر احمد نے حدیث نبویؐ پڑھ کر سنائی۔ عزیزم دانیال احمد نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''کشتی نوح'' سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدہ عزیزم عبد الوکیل، سید علیم احمد عجب شیر اور سید ندیم احمد عجب شیر نے ایک ترانہ ''خلیفہ دل ہمارا ہے'' پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم شیخ محمد یحییٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حافظ سید رسول نیاز صاحب صدر حلقہ کوٹھی دارالسلام نے کی۔ آپ نے قرآن وحدیث اور ارشادات خلفاء کرام کی روشنی میں واقفین اور واقفاتِ نو کی دینی تعلیم وتربیت کے متعلق والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز واقفین وواقفاتِ نو کو وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے اپنے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی تلقین کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی طاہر احمد بیگ صاحب سیکرٹری وقف نو قادیان نے کی۔ آپ نے خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں وقف کی اہمیت وبرکات بیان کیں۔ بعدہ تین واقفات عزیزہ صبیحہ رزاق، عروج ناصر اور امۃ الہادی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ''ہے دستِ قبلہ نما'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ آخر میں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں واقفین اور واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ ہم واقفین و واقفات ہیں اس لیے ہمیں دینی پروگرامز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے اور دارالامان میں رہنے کا حق ادا کرنا چاہئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالمناف۔ سیکرٹری وقف نو حلقہ دارالسلام، قادیان)

ڈیرہ بابا نانک میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

مورخہ 14 جولائی 2019 کو بمقام ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب میں ''عالمی مہا پنچایت'' تنظیم کی جانب سے ایک جلسے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدرات گیانی کیول سنگھ صاحب سابق جتھے دار ''دمدمہ صاحب'' کیا۔ اس جلسے کے انعقاد کا مقصد پانی اور آب وہوا کو آلودگی سے پاک وصاف رکھنے کے سلسلہ میں عوام میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ خاکسار کو اسلام کے نمائندے کے طور پر جلسے میں تقریر کی دعوت دی گئی۔ خاکسار نے بزبان پنجابی تقریر کی جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ''ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو پیدا کیا'' اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ زندگی کی بقا پانی کی نظافت پر منحصر ہے۔ اگر عصر حاضر کا انسان پانی کو گندہ اور زہریلا کرے گا تو انسانی بقا خطرے میں پڑ جائے گی۔ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے پانی میں گندگی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ فضائی آلودگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبردار کیا تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا ایک دردناک عذاب ہوگا۔ یہ ایک انذار تھا کہ اگر انسان آب وہوا کو زہریلی گیسوں اور پیٹرول وڈیزل کے بکثرت استعمال سے آلودہ کردے گا تو اسے سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ ہمیں بڑی احتیاط سے پانی کو استعمال کرنا چاہئے اور پنجاب کے دریاؤں اور نہروں میں گندگی نہیں ڈالنی چاہئے اور فضا کو پاک صاف رکھنے کے لیے درخت لگانے چاہئیں۔ تقریر کے آخر میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' کی روشنی میں بتایا کہ اگر عصر حاضر کے انسان نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو خدائی وعدہ کے مطابق ایک بھیانک تباہی اس دنیا کی ہلاکت کا باعث بنے گی۔

(محمد حمید کوثر۔ ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند قادیان)

''برہما کماری سماج'' حیدرآباد کے ایک پروگرام میں جماعتی وفد کی شرکت

مورخہ 18 راگست 2019 کو برہما کماری سماج حیدرآباد نے ایک جلسہ کا انعقاد کیا جس میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ خاکسار اور مکرم مولوی صہیب احمد وانی صاحب ایڈیشنل مبلغ انچارج حیدرآباد، مکرم طلحہ احمد چیمہ صاحب، مکرم شیخ نور میاں صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم غلام آصف الدین صاحب، مکرم مجیب احمد غوری صاحب اور لجنہ اماء اللہ کی دو ممبرات مکرمہ کوثر مجیب صاحبہ اور مکرمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ وفد کی صورت میں اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جماعتی وفد کو وی.آئی.پی پاس دیا گیا تھا۔ اس موقع پر محترم محمود علی صاحب ہوم منسٹر تلنگانہ کو جماعت احمدیہ کی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ دیا گیا۔ نیز پروگرام میں موجود خواتین کو لجنہ کی ممبرات نے جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب اور لیف لیٹس دیئے۔ بعد ازاں وفد نے Hitech city پولیس اسٹیشن جا کر وہاں کے عملے کو جماعتی کتب اور لیف لیٹس بانٹے۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 رمارچ 2016)

طالب دعا: اے.شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 ؍اپریل 2019ء بروز اتوار مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نبا غوری کا ہے جو مبرور خان غوری صاحب کی بیٹی ہیں یہ نکاح عزیزم سید محمد ابراہیم ابن سید سجاد احمد صاحب (جاپان) کے ساتھ چار ہزار پانچ سو امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔سید ابراہیم اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں۔حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا

اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ خان کا ہے جو منصور احمد ندیم خان صاحب (یو. کے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ارسلان شمسی (واقف نو)ابن لیاقت شمسی صاحب (یو.کے) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3؍جون 2019)

کلامُ الامام

’’جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

’’قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی
ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری
چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍دسمبر 2017)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9800: مَیں انجمہ خان زوجہ مکرم شمیم احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ آرٹسٹ عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن گانٹی ڈاکخانہ بانسرا (جیبون تولہ) ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: کان کی بالی 5 گرام، کنگن 10 گرام، کان کی بالی 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عرفت اللہ الامۃ: انجمہ خان گواہ: شہادت حسین راج

مسل نمبر 9801: مَیں خدیجہ بیگم بنت مکرم امام خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال، ساکن جمراڈی ضلع بلاسپور صوبہ ہماچل، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عالم الدین خان مبلغ سلسلہ الامۃ: خدیجہ بیگم گواہ: سلیم محمد

مسل نمبر 9802: مَیں زاہد احمد ولد مکرم ماجد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کلینکل سائنٹسٹ عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: Plantsville، CT امریکہ، مستقل پتا: نمبر 5 Alsa white (Lamech Ave) stone (چنئی، صوبہ تامل ناڈو) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31؍مئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔بینک سیونگ 4053 ڈالر۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3816 امریکی ڈالر ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حسیب احمد العبد: زاہد احمد گواہ: منصور احمد خان

مسل نمبر 9803: مَیں کلیم احمد ولد مکرم نسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: کلیم احمد گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 9804: مَیں امتہ الوکیل تبسم بنت مکرم ٹی ایم عبد المجیب صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر 7/1 (حلقہ کوٹھی دار السلام) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: انگوٹھی 1 گرام، ہاتھ کی چین 6 گرام، کان کی بالی 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار الامۃ: امتہ الوکیل تبسم گواہ: ٹی ایم عبد المجیب

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 مئی 2019ء بروز جمعرات دن کے 12 بجے اپنے دفتر (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ
اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (لندن)

10 مئی 2019ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت منشی محمد اکبر بٹالوی صاحبؓ اور حضرت امام بی بی صاحبہؓ کی نواسی اور مکرم شیخ رفیق احمد صاحب (صدر جماعت بیت الفتوح ساؤتھ) کی خالہ اور خوش دامنہ تھیں۔ 30 برس تک صدر لجنہ گگومنڈی (ضلع وہاڑی) اور پھر صدر لجنہ ضلع وہاڑی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا گھر ہمیشہ جماعت کا مرکز رہا۔ اپنے شوہر کے ساتھ مل کر علاقے میں مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق پائی۔ سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے علاوہ عام پڑھنا لکھنا بھی سکھایا۔ قصبہ میں اسکول اور کالج کے قیام کیلئے اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والی ایک نیک بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ (نوشہرہ کینٹ)

17 مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا غلام رسول صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ نوشہرہ میں زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ نوشہرہ کے کامیاب ترین وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ دو مرتبہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ تحریک جدید کے پنج ہزاری مجاہدین میں بھی شامل تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا اور گھر میں ذاتی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ایک خوش لباس اور خوش مزاج نیز غریب پرور اور بے حد شفیق انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (کراچی)

یکم اپریل 2019ء کو 100 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مجلس نبی سرروڈ (سندھ) میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے بچے کراچی اور سندھ میں مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم عارف احمد نور صاحب (اسلام آباد)

20 مارچ 2019ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد یامین خان صاحب (تاجر کتب قادیان) کے پوتے اور حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی صاحبؓ کے نواسے تھے۔ خاموش طبع، حلیم، مہمان نواز، وقت کے پابند ایک بااصول اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ حلقہ بہارہ کوہ اسلام آباد میں نگران سیکرٹری وقف نو اور منتظم عمومی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نوکری کے سلسلہ میں سعودی عرب میں قیام کے دوران آپ نے دو حج اور کئی عمرے کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ اور بچوں کو مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(4) مکرمہ سیدہ صفیہ نور صاحبہ اہلیہ مکرم سید صادق نور صاحب مرحوم (یوکے، حال ربوہ)

15 مارچ 2019ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید احمد نور کابلی صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ قادیان میں پیدا ہوئیں اور بچپن کا زیادہ وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھروں میں گزارا۔ ہجرت کے بعد ربوہ اور پھر 1959ء میں یوکے شفٹ ہوگئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور،، ہر ایک سے ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ پیش آنے والی ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔ آپ کو جماعت کی خدمت کرنے کا بے حد شوق تھا۔ جلسہ سالانہ یوکے پر بیماری کے باوجود باقاعدگی سے مہمان نوازی کی ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔

(5) مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (ابن مکرم میاں نظام دین صاحب، گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ، سندھ)

24 فروری 2019ء کو 100 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ گوٹھ فتح پور میں صدر جماعت کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرکزی نمائندگان اور عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ تقسیم ہند سے پہلے ہر سال قادیان جاتے اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کا بھی بے حد شوق تھا۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔

(6) مکرم صوفی عبداللطیف صاحب
ابن مکرم محمد دین صاحب (کوٹلی شہر)

7 جنوری 2019ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1963ء میں خود تحقیق کر کے احمدی ہوئے۔ مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری مال شہر و ضلع خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ قرآن کریم سے خاص شغف تھا۔ روزانہ ایک پارہ سے زائد قرآن کی ترجمہ کے ساتھ تلاوت کرتے تھے۔ خلافت سے وفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔ واقفین کا بہت احترام کرتے تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم حق نواز صاحب
(20 گھگھ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ)

28 فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے صدر جماعت گھگھ، نگران حلقہ شورکوٹ، زعیم انصار اللہ ککی نو اور نائب ناظم اعلیٰ ضلع جھنگ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ دو بار آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ آپ ایک نیک متقی، تہجد گزار اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ نڈر داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرم شاہد احمد صاحب
(ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی ٹی، اسلام آباد)

8 مارچ 2019ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی ٹی کے بیٹے تھے۔ ذیلی تنظیموں میں خدمت کے علاوہ جماعت اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ تاریخ احمدیت اسلام آباد کی تیاری اور تدوین میں بھی معاونت کرتے رہے۔ جماعت کے اخبارات اور جرائد میں آپ کا منظوم کلام بھی شائع ہوتا رہا ہے۔ بہت ملنسار، ہنس مکھ، ایک نیک باوفا اور مخلص انسان تھے۔ آپ مکرم لارڈ طارق احمد صاحب بی ٹی (آف یوکے) کے چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جاسکتا، مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX

All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair

زید آٹو ریپیر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq

Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418

শক্তি বাম®

আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

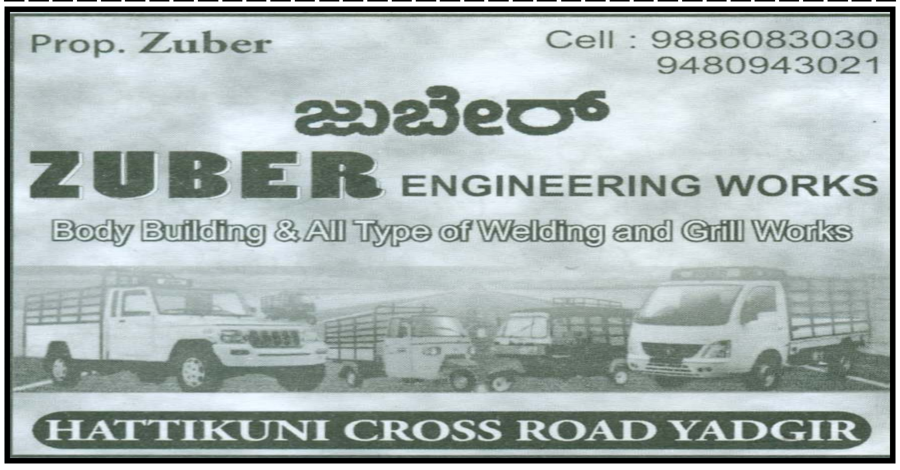

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیش)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)
action Bata Paragon VKC pride
طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED   Cell: +91-7207059581, +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 63)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل
جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے
کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
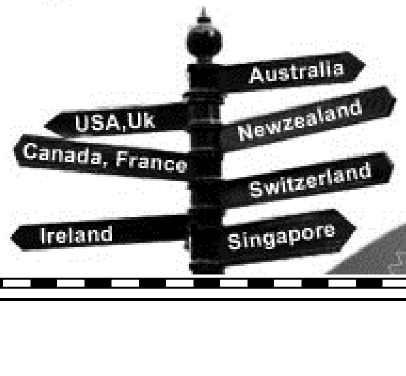

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 26 - September - 2019 Issue. 39

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ میں سے آج جن کے ذکر سے شروع کروں گا وہ ہیں حضرت یزید بن رقیش۔ حضرت یزید غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت یزید نے غزوہ بدر میں طے قبیلہ کے ایک شخص عمرو بن سفیان کو قتل کیا تھا۔ حضرت یزید جنگ یمامہ کے روز 12 ہجری میں شہید ہوئے تھے اس جنگ کی کچھ تفصیل اس طرح سے ہے۔

جنگ یمامہ حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں 11 ہجری میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عکرمہ بن ابوجہل کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کے مقابلے کیلئے بھیجا۔ ان کے پیچھے ان کی مدد کیلئے حضرت شرحبیل بن حسنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ کیا۔ حضرت عکرمہ نے حضرت شرحبیل کے پہنچنے سے پہلے ہی مسیلمہ سے لڑائی شروع کردی لیکن مسیلمہ سے انہیں شکست ہوئی۔ حضرت عکرمہ نے اپنی سرگزشت حضرت ابوبکر کو لکھی تو حضرت ابوبکر نے انہیں لکھا کہ تم مدینہ واپس نہ آؤ اس سے لوگوں میں بزدلی پیدا ہوگی بلکہ اپنے لشکر کو لے کر اہل عمان اور محرا کے باغیوں کے ساتھ جا کر لڑائی کرو۔ اس کے بعد یمن اور حضرموت میں باغیوں کے ساتھ جا کر لڑو۔ حضرت ابوبکر نے حضرت شرحبیل کو لکھا کہ تم حضرت خالد بن ولید کے آنے تک اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکر نے حضرت خالد کو مسیلمہ کذاب کے مقابلے کیلئے روانہ کیا اور ان کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی ایک بڑی جماعت روانہ فرمائی۔ انصار کی جماعت کے سردار حضرت ثابت بن قیس اور مہاجرین کے سردار حضرت ابو حذیفہ اور زید بن خطاب تھے۔ حضرت شرحبیل نے حضرت خالد کے آنے سے پہلے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ شروع کردی اور پسپا ہوگئے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت خالد کیلئے حضرت سلیط کی قیادت میں مزید کمک روانہ کردی تاکہ پیچھے سے کوئی ان پر حملہ نہ کرسکے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تیرہ ہزار تھی جبکہ مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جب مسیلمہ کو معلوم ہوا کہ حضرت خالد قریب آگئے ہیں تو اس نے عقربا مقام پر اپنا پڑاؤ ڈالا اور لوگوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ لوگ بہت بڑی تعداد میں اس کی طرف آنے لگے۔ اسی دوران مجاعا بن مرارہ ایک گروہ کے ساتھ باہر نکلا تو مسلمانوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ حضرت خالد نے اس کے ساتھیوں کو قتل کردیا اور مجاعا کو زندہ رکھا کیونکہ قبیلہ بنوحنیفہ میں اس کی بہت عزت ہوتی تھی۔ مسیلمہ کے بیٹے شرحبیل نے بنوحنیفہ کو انگیخت کرتے ہوئے کہا کہ آج حمیت دکھانے کا دن ہے اگر آج تم نے شکست کھائی تو تمہاری عورتیں لونڈیاں بنا لی جائیں گی، لہٰذا آج تم اپنی عزت اور آبرو کے لئے پوری جواں مردی دکھاؤ اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرو۔ بہرحال جنگ شروع ہوئی اور وہ جنگ ایسی تھی کہ مسلمانوں کو اس سے پہلے ایسی جنگ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس جنگ میں مسلمان پسپا ہوگئے اور بنوحنیفہ کے لوگ مجاعا کو چھڑانے کیلئے آگے بڑھے جسکو حضرت خالد نے قیدی بنایا تھا۔ انہوں نے حضرت خالد بن ولید کے خیمہ کا قصد کیا۔ اس وقت حضرت خالد کی بیوی خیمہ میں تھی۔ ان لوگوں نے حضرت خالد کی بیوی کو قتل کرنا چاہا تو مجاعا نے کہا کہ میں نے اسے پناہ دی ہے اور انہیں قتل کرنے سے روک دیا۔ مجاعا نے انہیں مردوں پر حملہ کرنے کو کہا اس پر وہ خیمہ کو کاٹ کر چلے گئے۔ جنگ پھر سخت ہوگئی اور قبائل بنوحنیفہ کے لوگ مل کر سخت حملہ کرنے لگے۔ اس روز کبھی مسلمانوں کا پلڑا بھاری ہوتا کبھی کافروں کا۔ اس جنگ میں حضرت سالم، حضرت ابوحذیفہ حضرت زید بن خطاب جیسے معزز صحابہ کرام شہید ہوئے۔ مسلمانوں کیلئے اس سے زیادہ کوئی مصیبت کا دن نہ تھا۔ مسیلمہ ابھی تک اپنی جگہ پر قائم تھا اور کفار کی طرف سے جنگ کا مرکز تھا۔ حضرت خالد نے سمجھ لیا کہ جب تک اسے قتل نہیں کیا جائے گا تب تک جنگ بند نہیں ہوگی۔ اس پر حضرت خالد آگے نکلے اور انہوں نے مبارزت طلب کی اور جنگی شعار کا نعرہ لگایا جو اس وقت ”یا محمد“ تھا جو بھی میدان میں آیا وہ قتل ہوا۔ حضرت خالد نے مسیلمہ کو پکارا وہ سامنے نہیں آیا اور بھاگ گیا اور اپنے ساتھیوں سمیت اپنے باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہوگیا اور باغ کا دروازہ بند کردیا۔ مسلمانوں نے اس باغ کا محاصرہ کرلیا۔ ایک ترکیب سے دروازہ کھول کر مسلمان باغ کے اندر داخل ہوگئے اور پھر گھمسان کی جنگ ہوئی۔ وحشی نے مسیلمہ کو قتل کیا یہ وہی وحشی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی جانب سے چھ سو سے زائد مہاجرین وانصار شہید ہوئے جبکہ بنوحنیفہ میں سے عقربا کے میدان میں سات ہزار اور باغ میں سات ہزار اور فرار ہونے والوں کا تعاقب کرتے ہوئے بھی سات ہزار کفار کو قتل کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی حضرت عبداللہ بن مخرمہ ہیں۔ یہ ابتدائی اسلام لانے والے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ جنگ بدر کے وقت آپ کی عمر تیس سال تھی۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر اکتالیس سال تھی۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ کا جذبہ شہادت انتہائی حد تک بڑھا ہوا تھا چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت تک وفات نہ دینا جب تک میں اپنے جسم کے ہر جوڑ پر خدا کی راہ میں لگا زخم نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ جنگ یمامہ کے روز ان کے جوڑوں پر زخم پہنچے جن کی وجہ سے یہ شہید ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ حضرت ابن عمر بیان کیا کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کو میدان جنگ میں زخمی حالت میں گرا ہوا پایا تو میں ان کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر کیا روزہ داروں نے افطاری کرلی ہے مَیں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ اس ڈھال میں کچھ پانی دے دو کہ میں اس سے افطار کرلوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں پانی لینے چلا گیا مگر جب میں واپس آیا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

اگلے صحابی ہیں حضرت عمرو بن معبد۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنوزبایا سے تھا۔ غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمرو بن معبد غزوہ حنین کے روز ان سو بہادری کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صحابہ میں سے تھے جن کے رزق کا کفیل اللہ تعالیٰ ہوگیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلے صحابی حضرت نعمان بن مالک انصاری ہیں۔ انہیں نعمان بن قوقل بھی کہتے ہیں۔ حضرت نعمان بن مالک کی چال میں لنگڑا پن پایا جاتا تھا۔ حضرت نعمان بن مالک غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ انہیں صفوان بن امیہ نے شہید کیا تھا۔ حضرت نعمان بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے غزوہ احد کیلئے نکلتے وقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ بخدا میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ تو حضرت نعمان نے عرض کیا اس وجہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رسول ہیں اور میں لڑائی سے ہرگز نہ بھاگوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کرلی کیونکہ میں نے اسکو دیکھا کہ وہ جنت میں چل رہا تھا اور اس میں کسی قسم کا لنگڑا پن اور لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔

اگلے صحابی حضرت خبیب بن عدی انصاری ہیں۔ حضرت خبیب بن عدی غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں نے اس جنگ میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب بن عدی چار ہجری میں واقعہ رجیع میں شامل تھے۔ بخاری میں واقعہ رجیع کی بابت تفصیلات یوں بیان ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک دستہ حالات معلوم کرنے کیلئے بھیجا اور عاصم بن ثابت انصاری کو ان کا امیر مقرر کیا۔ جب یہ لوگ ہدا مقام پر پہنچے تو ان کے متعلق کسی نے بنولحیان کو خبر کردی۔ یہ خبر سن کر بنولحیان کے تقریباً دو سو آدمی جو سب کے سب تیر انداز تھے نکل کھڑے ہوئے اور ان کے قدموں کے نشانوں پر ان کے پیچھے پیچھے گئے۔ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو آتے دیکھا تو انہوں نے ایک ٹیلے پر پناہ لے لی۔ ان لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کردو۔ ہماری طرف سے تمہارے لئے یہ عہد ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت بولے کہ میں کافر کی امان پر ٹیلے سے نہیں اتروں گا۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ اپنے نبی کو ہمارے متعلق خبر کردے۔ ان لوگوں نے اس پر تیر چلائے اور عاصم کو سات آدمیوں سمیت مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر تین آدمی عہد و پیمان پر اعتماد کرتے ہوئے نیچے آگئے۔ ان میں خبیب انصاری اور ابن دسنہ اور ایک اور شخص تھے۔ جب یہ آگئے تو کافروں نے ان کو باندھ دیا۔ تیسرا شخص کہنے لگا کہ یہ پہلا دغا ہے۔ بخدا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ آخر انہوں نے ان کو مار ڈالا اور خبیب اور ابن دسنہ کو پکڑ کر لے گئے اور جا کر مکہ میں ان کو بیچ دیا۔ خبیب کو بنوحارث بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف نے خرید لیا۔ خبیب ان کے پاس قید رہے۔ حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ خبیب نے قید کے دوران ایک دن ان سے استرہ مانگا۔ چنانچہ اس نے استرہ دے دیا۔ کہتی ہیں اس وقت میری بے خبری کی حالت میں میرا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا اور انہوں نے اس کو اپنی ران پر بٹھا لیا۔ یہ دیکھ کر مَیں اتنا گھبرائی کہ خبیب نے گھبراہٹ کو میرے چہرے سے پہچان لیا اور بولے تم ڈرتی ہو کہ میں اسے مار ڈالوں گا۔ میں تو ایسا نہیں ہوں کہ یہ کروں۔ حارث کی بیٹی کہا کرتی تھیں کہ بخدا میں نے کبھی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خبیب سے بہتر ہو۔ پھر کہنے لگی کہ اللہ کی قسم میں نے ایک دن ان کو دیکھا کہ انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ اس سے انگور کھا رہے تھے اور وہ زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا۔ جب لوگ ان کو قتل کرنے کیلئے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعتیں نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ خبیب ہی تھے جنہوں نے ہر ایسے مسلمان کیلئے دو رکعت پڑھنے کی سنت قائم کی جو اس طرح باندھ کر مارا جائے۔ حضرت خبیب کو جب شہید کیا گیا تو اس وقت انہوں نے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک سلام پہنچا سکوں۔ پس تو خود میری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام پہنچا دے۔ جب حضرت خبیب قتل کئے جانے کیلئے تختہ پر چڑھے تو پھر دعا کی کہ اے اللہ ان کی گنتی کو شمار کر رکھ اور ان کو چن چن کر قتل کر۔ ایک مشرک نے یہ دُعا سنی تو وہ خوف سے زمین پر لیٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ سوائے اس شخص کے جو زمین پر لیٹ گیا تھا حضرت خبیب کے قتل میں شریک تمام لوگ زندہ نہ رہے سب ختم ہوگئے۔ اس موقع پر جبرئیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا وعلیکم السلام یا خبیب! کہ اے خبیب تجھ پر خدا کی سلامتی ہو اور آپ نے فرمایا کہ قریش نے انہیں قتل کردیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شعبہ تاریخ احمدیت نے اپنی ایک ویب سائٹ شروع کی ہے جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر مشتمل ہے۔ انشاء اللہ جمعہ کے بعد میں اس کو لانچ بھی کردوں گا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم صفی الرحمن خورشید صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان کیا اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad